http://www. Khatme-nubuwwat.org/

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
پشاور، لاہور، قصور اور دیگر شہروں کی تبلیغی سرگرمیاں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد نمبر ۱۸ | ۱۴ تا ۲۰ صفر المظفر ۱۴۲۱ھ مطابق ۱۹ تا ۲۵ مئی ۲۰۰۰ء | شمارہ نمبر ۵۲

قانونِ توہینِ رسالت کی مجوزہ ترمیم کا علمی جائزہ

حرمتِ سود اسلامی تعلیمات کی روشنی میں

فضائلِ قرآن اور قاریوں کو صحابہ کرامؓ کی نصیحتیں

قیمت: ۵ روپے

امام مسافر کے پیچھے بھی مقیم مقتدی کو جماعت کی فضیلت ملتی ہے :

س ..... میں دھوراجی میں ایک ادارے میں زیر تعلیم ہوں اس ادارے کے قریب ہی ایک مسجد ہے جہاں میں ظہر کی نماز ادا کرتا ہوں' کچھ عرصہ قبل میں حسب معمول نماز ظہر ادا کرنے مسجد بذا میں پہنچا تو جماعت کھڑی ہو چکی تھی' وضو سے فارغ ہوا تو دوسری رکعت جاری تھی قریب تھا کہ جماعت میں شامل ہوتا امام نے دو رکعت کے بعد سلام پھیر لیا۔ دریافت کرنے پر پتہ چلا کہ مسجد میں ایک پیر صاحب آئے ہوئے ہیں جنہوں نے امامت کی۔ اعلان کیا گیا کیونکہ پیر صاحب سفر میں ہیں اس لئے انہوں نے چار فرض کے بجائے دو فرض پڑھائے لہٰذا اتمام نمازی چار رکعت فرض انفرادی طور پر دوبارہ ادا کریں۔ یہ بات تو سمجھ میں آتی ہے کہ پیر صاحب سفر کے دوران کراچی میں مختصر قیام پر ہیں اس لئے انہوں نے دو فرض پڑھے لیکن مسجد کے نمازی تو مقامی ہیں۔ دریافت یہ کرنا ہے کہ لوگ مسجد میں باجماعت نماز پڑھنے جاتے ہیں جس کی بڑی تاکید بھی آئی ہے' ان کی جماعتوں کی نماز ایک مسافر پیر سے امامت کرا کے ضائع کرا دینا اور جماعت کی نماز کے فضائل سے محروم کر دینا قرآن و سنت کی رو سے کیا جائز ہے؟ نیز جماعت سے نماز نہ ادا کرنے کا وبال کس پر ہوگا نمازی پر' پیر صاحب پر یا مسجد کے منتظمین پر؟ میں اس کے بعد وہاں مسجد میں نماز پڑھنے نہیں گیا بعد میں پتہ چلا کہ تین چار روز تک پانچوں وقت کی نمازیں پیر صاحب نے اسی طرح پڑھیں۔ برائے مہربانی قرآن و حدیث کی روشنی میں جواب سے نوازیں اس سے بہت شک و شبہات ختم ہوں گے۔

ج ..... اگر امام مسافر ہو تو وہ دو رکعت کے بعد سلام پھیر دے گا اور اس کے پیچھے جو مقتدی مقیم ہیں وہ اٹھ کر اپنی دو رکعتیں پوری کر لیں گے۔ مقتدیوں کو چار فرض انفرادی طور پر ادا کرنے کی ضرورت نہیں اور مسافر کی امامت سے اس کی اقتدا کرنے والے مقیم مقتدیوں کو بھی جماعت کا ثواب پورا ملتا ہے۔ اس لئے آپ کا یہ سوال ہی بے محل ہے کہ جماعت سے نماز نہ پڑھنے کا وبال کس پر ہوگا؟ کیونکہ نماز جماعت کے ساتھ پڑھی گئی اس لئے ترک جماعت کے وبال کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ البتہ جو مقتدی اپنی سستی کی وجہ سے آپ کی طرح دیر سے آئے اور جماعت سے محروم رہے ان کا وبال خود انہی کی سستی پر ہے۔ اور آپ کا آئندہ کے لئے اس مسجد میں جانا ہی بند کر دینا بھی غلط تھا۔

مقیم امام کی اقتدا میں مسافر مقتدی کتنی رکعات کی نیت کرے؟

س ..... امام مقیم مقتدی مسافر' تو مقتدی کتنی رکعتوں کی نیت کرے گا؟ سنا ہے کہ نیت دو رکعتوں کی کرنی ہے اور پڑھنی چار رکعت ہے؟

ج ..... امام مقیم ہو تو مقتدی بھی اس کی اقتدا میں پوری نماز پڑھے گا اور پوری نماز ہی کی نیت کرے گا۔ مسافر کو قصر کا حکم اس صورت میں ہے' جب وہ اکیلا نماز پڑھ رہا ہو یا مسافر امام کی اقتدا میں نماز پڑھ رہا ہو۔

کیا بس اور ہوائی جہاز میں نماز ادا کرنی چاہئے؟

س ..... بس یا ہوائی جہاز کے سفر کے دوران اگر نماز کا وقت ہو جائے تو کیا بس یا ہوائی جہاز میں سفر کے دوران نماز ادا کرنا لازمی ہے کیونکہ بس کے ڈرائیور تو عموماً بس کھڑی نہیں کرتے اور ہوائی جہاز کا معاملہ تو بالکل ہی مشکل معاملہ ہے۔ کیونکہ وہ تو انسان کے بس کی بات نہیں ہے۔ اس لئے بس یا ہوائی جہاز کے اندر نماز کس طرح ادا کی جائے؟ اور کیا ادا کرنا لازمی ہے؟

ج ..... نماز تو بس اور ہوائی جہاز کے سفر کے دوران بھی فرض ہے۔ قضا نہیں کرنی چاہئے' ہوائی جہاز کے اندر تو آدمی اطمینان سے نماز پڑھ سکتا ہے البتہ بس میں نماز نہیں پڑھی جا سکتی۔ اس لئے یا تو بس ڈرائیوروں سے پہلے معاہدہ کر لیا جائے کہ وہ نماز پڑھانے کے لئے بس کھڑی کرے ورنہ بس کا ٹکٹ ہی اتنی مسافت کا لیا جائے جہاں پہنچ کر نماز کا وقت آنے کی توقع ہو۔ نماز پڑھ کر دوسری بس پکڑ لی جائے۔

ہوائی جہاز میں نماز کا کیا حکم ہے؟

س ..... کیا ہوائی جہاز میں نماز پڑھنے سے نماز ادا ہو جاتی ہے یا نہیں؟

ج ..... ہوائی جہاز میں نماز اکثر علما کرام کے نزدیک صحیح ہو جاتی ہے بشرطیکہ نماز کو اس کی تمام شرائط صحت کے ساتھ ادا کیا جائے۔ قبلہ رخ اور دیگر شرائط میں نقص نہ رہ جائے۔ بعض علما فرماتے ہیں کہ : ہوائی جہاز میں نماز ادا کرنے کے بعد زمین پر احتیاطاً اس کا اعادہ بھی کر لے تو بہتر ہے ضروری اور واجب نہیں۔

ہفت روزہ
ختمِ نبوۃ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

جلد ۱۸ | ۱۴ تا ۲۰ صفر المظفر ۱۴۲۱ھ مطابق ۱۹ تا ۲۵ مئی ۲۰۰۰ء | شمارہ ۵۲

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مولانا محمد علی جالندھریؒ
مولانا لال حسین اخترؒ
مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
مولانا محمد حیاتؒ
مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
مولانا محمد شریف جالندھریؒ

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر
مولانا عبد الرحیم اشعر
مولانا مفتی محمد جمیل خان
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا سعید احمد جلالپوری
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

قانونی مشیر
حشمت حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل ڈیزائن
ارشد خرم

کمپیوٹر کمپوزنگ
فیصل عرفان

سرپرست:
حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ

مدیر اعلیٰ:
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

نائب مدیر اعلیٰ:
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

مدیر:
مولانا اللہ وسایا

اس شمارے میں

قانون توہین رسالت کے طریقہ کار میں تبدیلی چند گزارشات (اداریہ) 4
قانون توہین رسالت کی مجوزہ ترمیم کا عملی جائزہ (محمد اسمٰعیل قریشی) 6
قادیانیوں کی سازش کا محور سرزمین بہاولپور (الحاج حکیم ارشاد الحق) 9
فضائل قرآن...... قادیانیوں کو صحابہ کرامؓ کی نصیحتیں (مولانا عنایت اللہ) 17
حرمت سود...... اسلامی تعلیمات کی روشنی میں (بلاغت قریشی سام) 19
اسلامی معاشرہ میں صحافیوں کا کردار...... (مولانا محمد عمر فاروق) 21
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سرگرمیاں...... (نمائندہ خصوصی) 24

زر تعاون بیرون ملک
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر | یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بحارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر

زر تعاون اندرون ملک: فی شمارہ ۵ روپے، سالانہ ۲۵۰ روپے، ششماہی ۱۲۵ روپے، سہ ماہی ۶۵ روپے

چیک/ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، نیشنل بنک پرانی نمائش اکاؤنٹ نمبر ۹/۷۸۷ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی فون ۷۷۸۰۳۳۷، فیکس ۷۷۸۰۳۴۰

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ ملتان
فون ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷

لندن آفس
35.STOCKWELL GREEN
LONDON.SW9.9HZ. U.K.
PHONE:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری | طابع: سید شاہد حسن | مطبع: القادر پرنٹنگ پریس | مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

(اداریہ) بسم اللہ الرحمن الرحیم

قانون تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم

کے طریقہ کار میں تبدیلی چند گزارشات!

اسلام آباد میں ۲۱/اپریل کو حقوق انسانی کنونشن منعقد ہوا۔ جس میں چیف ایگزیکٹو آف پاکستان جناب جنرل پرویز مشرف نے خطاب کرتے ہوئے منجملہ دیگر ارشادات کے یہ بھی اعلان فرمایا کہ :

''آئندہ توہین رسالت کیس ڈپٹی کمشنر کی انکوائری و منظوری کے بعد درج ہوگا۔''

''اس سے اگلے روز برطانوی پارلیمنٹ کی ہیومن رائٹس کمیشن کے وائس چیئرمین لارڈ ایرک ایوبری نے اس پر خوشی کا اظہار کیا۔'' (۲۴/اپریل ۲۰۰۰ء روزنامہ ''جنگ'' لاہور)

پاکستانی مسیحی حلقوں نے اسے ایسٹر کا تحفہ قرار دیا، اور حکومت کے اس اقدام پر خوشی کا اظہار کیا۔ ''نقار خانے میں طوطی کی کون سنتا ہے'' تاہم اپنا ایمانی و مذہبی فریضہ سمجھ کر جناب پرویز مشرف سے یہ کہنا ضروری سمجھتے ہیں :

(۱)..... آقائے نامدار صلی صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر جملہ انبیا کرام علیہم السلام کی عزت و توقیر دین اسلام کا وہ بنیادی تصور ہے جس سے صرف نظر کرنا'' خالصتاً کفر ہے'' کوئی شخص کسی بھی نبی علیہ السلام کی توہین کا ارتکاب کرے ایسے شخص کو رعایت دینا انسانیت کی تذلیل ہے۔ جن نفوس قدسیہ کے صدقے انسانیت کو شرف و مجد نصیب ہوا ان کی توہین کرنے والا قطعاً کسی رعایت کا مستحق نہیں، وہ انسانیت کے روپ میں درندہ ہے۔ جو اپنی دریدہ دہنی سے فتنہ و فساد پھیلانا چاہتا ہے، اسے قانون کے سپرد کرنا ہی انصاف کا تقاضا ہے۔

(۲)..... ہمارے ملک میں گزشتہ دو دہائیوں سے امریکی سامراج کی انگشت پر بعض انسان نما درندے اس فعل قبیح کے مرتکب ہوئے۔ چنانچہ حکومت کو قانون سازی کرنی پڑی، جس کی عدالتوں نے بھی توثیق کی، پھر سوچے سمجھے منصوبہ اور بعض اوباشوں نے توہین رسالت کا ارتکاب کیا، این جی اوز نے مغربی لابیوں سے بھتہ و چارہ وصول کرنے کے لئے ان خنزیر صفت درندوں کی وکالت کی، ان کو بیرون ملک منتقل کیا گیا، جن حکومتوں نے یہ کیا آج وہ (بے نظیر بھٹو) خود بیرون ملک بے بسی و بے کسی کی تصویر بنے ہوئے خود ساختہ جلاوطنی کی زندگی گزار رہی ہیں، بے نظیر بھٹو، میاں نواز شریف اس قانون میں تبدیلی کے لئے مناسب موقعہ کی تلاش میں تھے لیکن ان سے جو کام نہ ہو سکا وہ جناب پرویز مشرف سے کرا لیا گیا۔

(۳)..... جناب پرویز مشرف صاحب کی کابینہ میں این جی اوز کے نمائندے موجود ہیں، عمر اصغر خان کی این جی او، سنگی جاوید جبار کی این جی

او، بانسہ بیلی اور حقوق انسانی کی نفسِ ناطقہ ڈیگم عطیہ عنایت اللہ سے کونسا پاکستانی بے خبر ہوگا؟ یہ سب این جی اوز کے نام پر بیرون ملک اسلام دشمن لابیوں کے آب ودانہ پر پلنے والے ہیں، جو جناب پرویز مشرف کے گرد گھیرا تنگ کرکے محض مغربی آقاؤں کو راضی کرنے کے لئے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے لڑائی مول لے رہے ہیں۔ اے کاش! یہ اپنے سے پہلوؤں کے حشر سے کوئی سبق حاصل کرتے۔

(۴)...... جو شخص توہین رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ارتکاب کرے اس کے خلاف ڈپٹی کمشنر صاحب کو درخواست دی جائے، وہ انکوائری کرائیں پھر ایف آئی آر درج ہو، کیا دنیا میں کوئی ایسا قانون جس کی سزا صرف سزا موت ہو اس کی ایف آئی آر درج کرانے کے لئے ڈپٹی کمشنر کی انکوائری شرط ہے؟ دنیا میں اس کی کوئی ایک مثال پیش کی جاسکتی ہے، اگر نہیں اور ہرگز نہیں تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کے خلاف ہرزہ سرائی کرنے والوں کے لئے یہ رعایت کیوں؟ کیا یہ عذاب خداوندی کو دعوت دینے کے مترادف نہیں؟

(۵)...... اگر ڈپٹی کمشنر صاحب نے انکوائری کرانی ہے، جرم ثابت ہونے پر کیس درج ہوگا تو پھر عدلیہ کا کیا کردار باقی رہ جاتا ہے؟ تمام کیسوں کے صحیح یا غلط ہونے کا فیصلہ عدالت کرے مگر توہین رسالت کیس کے صحیح یا غلط ہونے کی انکوائری وفیصلہ ڈپٹی کمشنر صاحب کریں اس قانون سے یہ دوہرا معیار کیوں؟

(۶)...... ایک وقوعہ ایک گاؤں میں ہوا اب اس ملزم کو توہین رسالت کا مرتکب پاکر لوگ قبلہ ڈپٹی کمشنر صاحب کے پاس آئیں، ان سے ملاقات کا جوئے شیر حاصل ہو پھر یہ انکوائری کے لئے تاریخ مقرر کریں، گواہیاں ہوں، ملزم ومدعی گاؤں میں ہی دو فریق بن کر ایک دوسرے کے سامنے ان الفاظ یا وقوعہ پر شہادتیں دیں اس سے اشتعال پھیلے گا یا کم ہوگا؟ اس عقل ودانش کے "بادشاہوں" سے کوئی پوچھے کہ مسئلہ کو حل کیا جارہا ہے یا مزید اسے پیچیدہ کرکے موقعہ پر نئی روایت قائم کرنے کا موقعہ فراہم کیا جارہا ہے؟ خود ملزم کے لئے اس سے بڑھ کر اور کیا رعایت ہوسکتی ہے؟ جو نہی وہ ارتکاب کرے اسے قانون کے سپرد کرکے عوام کے غیظ وغضب سے اسے محفوظ کردیا جائے۔ جناب پرویز مشرف صاحب سوچیں کہ ان کے ایک اعلان نے کتنی پیچیدگیاں پیدا کردی ہیں؟ یہ ملک کی کونسی خدمت ہے؟

(۷)...... جناب پرویز مشرف صاحب متذکرہ افراد یہ آپ کے نمائندے نہیں یہ اسلام دشمن لابیوں کے نمائندے ہیں، یہ آپ کو مس گائیڈ کرکے ملک عزیز کے اسلامی تشخص کو برباد کررہے ہیں۔ توہین رسالت کیس کے پروسیجر میں تبدیلی کے بعد جداگانہ طرز انتخاب کی منسوخی، قادیانی تعلیمی اداروں کی واپسی، یہ سب ان کے ایجنڈے پر ہیں، وہ آپ سے ایسی غلطیاں کرائیں گے کہ لوگ پہلوؤں کو بھول جائیں گے۔

(۸)...... یہ تمام قوانین ایکٹ آف پارلیمنٹ ہیں، کیا فرد واحد کو یہ حق حاصل ہے کہ جو چاہے قانون میں تبدیلی کرے، قبلہ پرویز مشرف صاحب رک جائیے...... جس خطرناک راستہ پر آپ کو لے جایا جارہا ہے یہ راستہ بربادی کا راستہ ہے۔

(۹)...... کسی بھی قانون کے غلط استعمال کو روکنے کے لئے خود آئین میں طریقہ کار موجود ہے، جو غلط ایف آئی آر درج کرائے اسے اس کے کئے کی ضرور سزا ملے، لیکن قانون کے غلط استعمال کو روکنے کا یہ علاج نہیں کہ قانون کو ہی بدل دیا جائے یا اسے جان سے مار دیا جائے، اس کا کوئی شرعی، اخلاقی و قانونی جواز نہیں، اس سے باز آجائیں، اعلان واپس لیں، غلطی کا اعتراف ہی عظمت کی دلیل ہے، کیا ان معروضات پر توجہ کی جائے گی؟

قانون توہینِ رسالت کی مجوزہ ترمیم کا علمی جائزہ

مجوزہ ترمیم، قانون توہین رسالت کو بتدریج غیر مؤثر بنانے کی ابتدائی کارروائی ہے، اس کارروائی میں ہمیں اسلام دشمن بیرونی طاقتوں کے علاوہ اندرون خانہ سیکولر ذہن اور قادیانی لابی کی سازشوں کا اشتراک صاف نظر آتا ہے، اس میں پاکستان کی موجودہ حکومت کو غیر مقبول بنانے کی حکمت عملی کا دخل بھی ہو سکتا ہے، جناب محمد اسمٰعیل قریشی سینئر ایڈووکیٹ ہائی کورٹ جنہوں نے توہین رسالت کی اسلامی سزا، سزائے موت کے قانون کو سب سے پہلے اسلامی جمہوریہ پاکستان میں آئینی اور قانونی طور پر نافذ کرانے کی سعادت حاصل کی، موصوف کا فکر انگیز مقالہ نذر ناظرین ہے .... (مدیر)

جناب محمد اسمٰعیل قریشی (سینئر ایڈووکیٹ)

توہین رسالت کی اسلامی سزا، سزائے موت کے قانون کو سب سے پہلے اسلامی جمہوریہ پاکستان میں آئینی اور قانونی طور پر نافذ کرانے کی سعادت کا شرف مجھ ایسے بندۂ عاجز کو بخشا گیا۔ فیڈرل شریعت کورٹ جہاں میں نے سال ۱۹۸۴ء میں قانون توہین رسالت کے نفاذ کے لئے شریعت پٹیشن دائر کی پھر اس دوران پارلیمنٹ کی کارروائی اور بالآخر سپریم کورٹ کے مراحل بفضلہ کامیابی سے طے ہوئے ہیں، اس وجہ سے اس قانون کے تمام حقائق سے بخوبی واقف ہوں، اس لئے کوئی ایسی بات نہیں کہوں گا جو خلاف واقعہ ہو۔

سال ۱۹۹۱ء میں سپریم کورٹ سے سابق حکومت کے فیڈرل شریعت کے فیصلہ کے خلاف ہماری بروقت کارروائی کی وجہ سے اپنی اپیل سے دستبردار ہونا پڑا، اس لئے اپیل خارج ہوئی اس کے بعد توہین رسالت کے جرم کی سزائے موت کا قانون دفعہ ۲۹۵-سی تعزیرات پاکستان کی صورت میں قابل دست اندازی پولیس سارے ملک میں نافذ العمل ہے۔ اس کے بعد یورپ، امریکہ اور نام نہاد انسانی حقوق کی انجمنوں کی طرف سے اعتراضات کی بوچھاڑ شروع ہو گئی، حالانکہ برطانیہ میں قانون توہین مسیح علیہ السلام (بلاس فیمی لا) ابھی تک کامن لا کے طور پر موجود ہے۔ امریکہ کی سپریم کورٹ نے بھی قانون توہین مسیح علیہ السلام کو امریکہ کے آئین کے منافی قرار نہیں دیا، لیکن طرفہ تماشا یہ ہے کہ امریکن صدر حضرت بل کلنٹن جنہوں نے گزشتہ ماہ مارچ میں پاکستانی قوم کو ازراہ مراحم خسروانہ اپنے شرف دیدار سے مشرف کیا ہے، سال ۱۹۹۶ء سے مسلسل مطالبہ کرتے چلے آرہے ہیں کہ پاکستان میں قانون توہین رسالت کو منسوخ کر دیا جائے۔ اسی طرح سابق چیئرمین چانسلر ہیلمٹ کول نے بھی پاکستان یاترا کے موقع پر ہمارے اس قانون کی تنسیخ کے لئے پورا زور لگایا تھا، اور تو اور تقدس مآب آرچ بشپ آف کنٹبری نے جو پیروان مسیح علیہ السلام کے روحانی پیشوا ہیں اسلام آباد پہنچ کر قانون توہین رسالت کی شدید مخالفت کی جبکہ خود ان کے اپنے بائبل کی رو سے توہین پیغمبر کی سزا، سزائے موت بذریعہ سنگسار ہے۔

اس سلسلہ میں یورپ، امریکہ، جاپان، آسٹریلیا کے اسکالرز اور وہاں پرنٹ اور الیکٹرونک میڈیا نے اس سزا کے جواز اور اس کی باضابطہ گرفتاری کے بارے میں انسانی حقوق اور پاکستان کے آئین اور قانون کے تناظر میں مجھ سے تفصیلی گفتگو کی اور میرے انٹرویو ریکارڈ کئے، ابھی ماہ فروری ۲۰۰۰ء میں مسٹر عدیل نقی جو لندن میں مقیم بیرسٹر ہونے کے علاوہ لندن ہائی کورٹ میں جسٹس مائیکل وہاٹ کے ساتھ ہم جلیس جج کے طور پر بھی کام کر چکے ہیں، لندن سے میرے پاس لاہور گزشتہ ماہ فروری میں آئے تھے اور بتایا کہ وہ پاکستان کے بلاس فیمی لا پر اپنا تھیسس تیار کر رہے ہیں۔ انہوں نے میری کتاب "ناموس رسول ﷺ اور قانون توہین رسالت" جس کے کچھ ابواب کا انگریزی میں ترجمہ ہو چکا ہے انہیں کیمبرج یونیورسٹی اور ہارورڈ لا اسکول کے شعبہ ریسرچ میں دستیاب ہوا تھا اس کے حوالہ سے انہوں نے یورپ اور امریکہ کے مفکرین کا نقطہ نظر پیش کیا کہ وہ کیوں ہمارے اس قانون کو انسانی حقوق کے منافی سمجھتے ہیں۔ اور دریافت کیا کہ قرآن میں عفو اور درگزر کو احسان کا درجہ دیا گیا ہے، اس لئے ایسے قانون کو قابل معافی اور قابل راضی نامہ جرم بنائے جانے میں شریعت اسلامی کس طرح حائل ہو سکتی ہے پھر ایسی سنگین سزا کے جرم کی تفتیش پاکستانی پولیس کے حوالہ کرنے سے

بھیانک نتائج سامنے آئیں گے۔ پاکستان میں فرقہ وارانہ فسادات اور مذہبی منافرت کی وجہ سے بے گناہ لوگ بھی پولیس تشدد کا شکار ہوتے رہے ہیں۔ بیرسٹر متقی کے ساتھ اس سلسلہ میں تقریباً ایک ہفتہ مسلسل روزانہ تین سے چھ گھنٹے تک گفتگو کا سلسلہ جاری رہا اس کے علاوہ میرے پاس جینوا کنونشن کی ہیومن رائٹس کی رپورٹیں بھی موصول ہوئی تھیں، جس میں قادیانی لابی کی وکالت کرتے ہوئے قانون توہین رسالت کو اقلیتوں کے جان و مال کے تحفظ کے بنیادی حقوق کے منافی قرار دیا گیا ہے۔

میں نے مسٹر متقی کو بتایا کہ یورپ، امریکہ اور حقوق انسانی کے نام نہاد علمبرداروں کو اس بارے میں گفتگو کرنے کا کوئی حق نہیں پہنچتا کشمیر، چیچنیا، فلسطین، بوسنیا، عراق، افغانستان اور دوسرے اسلامی ملکوں میں حقوق انسانی کی ان کے دور حکمرانی میں جس بے دردی سے پامالی اور تذلیل ہوئی ہے، کسی زمانہ میں بھی اس کی مثال نہیں ملتی۔ بہر حال توہین رسالت اور انسانی حقوق کے بارے میں ان سے میں نے ہیومن رائٹس چارٹر کی روشنی میں دلائل اور براہین کے ساتھ اپنی کتاب "قانون توہین رسالت" کے متعلقہ حوالوں سے انہیں سمجھانے کی کوشش کی کہ انسانی احترام حقوق انسانی کا بنیادی چیپٹر ہے۔ یہاں اس مختصر مضمون میں اس کی تفصیل کا ذکر نہیں ہو سکتا، مسٹر متقی نے بڑی حد تک مجھ سے اتفاق کیا۔ ہارورڈ لاء اسکول کے اسلامی ریسرچ پروگرام کے ڈائریکٹر نے چند ہفتے قبل اپنے خط کے ذریعہ مطلع کیا ہے کہ مسٹر متقی نے اپنا تھیسس داخل کر دیا ہے اور قانون توہین رسالت کی توضیح اور تشریح کے لئے انہوں نے میرا شکریہ بھی ادا کیا ہے۔

قانون توہین رسالت کی پولیس تفتیش کے بارے میں مسٹر متقی نے یورپ کے جس ذہنی رویہ کو ظاہر کیا اور قادیانی لابی بھی اپنی سرپرست حکومتوں کے زیر سایہ اس قانون کے طریق کار اور پھر اس کی تنسیخ کے لئے سرگرم عمل ہے، اب وہ رویہ اور سازشی ذہن موجودہ حکومت کے پیکیج کے ذریعہ عملی صورت میں ہمارے سامنے آگیا ہے۔ جس میں منجملہ دو قومی نظریہ اور دیگر اور قانون توہین رسالت کے طریق کار کے بارے میں یہ تجویز آئی ہے کہ آئندہ توہین رسالت کے جرم کی اطلاع پولیس کو دینے کی جائے اس بارے میں درخواست ڈپٹی کمشنر علاقہ کو دی جائے گی جو اس کی چھان پھٹک کے بعد اگر اسے قابل سماعت سمجھے تو کارروائی کو آگے بڑھائے گا، ورنہ اسے ناقابل سماعت اور فضول سمجھ کر خارج کر دے گا ضابطہ کی اس طرح کارروائی میں تبدیلی کی وجہ سے نہایت خطرناک نتائج برآمد ہو سکتے ہیں۔

یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ صرف قانون توہین رسالت کے جرم کو ناقابل دست اندازی پولیس کیوں قرار دیا جارہا ہے؟ کیا اس کے پس پردہ یورپ، امریکہ، قادیانی لابی اور نام نہاد این جی اوز کے محرکات تو کارفرما نہیں؟ تعزیرات پاکستان میں توہین رسالت کی سزا کے علاوہ بدکاری کے جرم کی سزا سنگسار کرنا، ہیروئن اور منشیات کی خرید و فروخت کے لئے بھی نہایت سنگین سزائیں موجود ہیں۔ پاکستان یا کسی بھی دوسرے ملک میں نسلی اور فرقہ وارانہ دشمنیاں موجود ہیں۔ ان جرائم میں بھی کسی بے گناہ شخص کو دشمنی اور عداوت کی بنا پر بآسانی ملوث کیا جاسکتا ہے؟ پھر پولیس میں کرپشن (کرپشن کس محکمہ میں موجود نہیں) یا فرقہ وارانہ منافرت کے ذریعے ان جرائم کو بھی ناقابل دست اندازی پولیس کیوں نہیں بنایا گیا، اور ان سنگین جرائم کی تفتیش کا کام بھی ڈی سی علاقہ کے سپرد کیوں نہیں کیا گیا۔ ڈی سی بیورو کریٹک، سیکولر لاء سے وابستہ ہوتا ہے۔ اس کے پاس ضلع کے انتظامی امور کے جھگڑوں، لاء اینڈ آرڈر برقرار رکھنے، فرقہ وارانہ فسادات کو روکنے کی ذمہ داری، بیرونی ایجنسیوں کی تخریب کاری جیسے اعصاب شکن مسائل ہی سے فرصت نہیں ملتی تو وہ غریب توہین رسالت کے استغاثہ کی تفتیش کے لئے کب اور کہاں سے وقت نکال سکے گا۔ اس کے علاوہ ایک اور بات بھی قابل توجہ ہے۔ ڈی سی کو توہین رسالت کی درخواست پیش ہونے کے بعد اس کی تفتیش چھان بین مکمل ہونے تک ملزم کو گرفتار نہیں کیا جاسکتا۔ بلکہ ۲۹۵-سی قانون توہین رسالت اور دوسرے سنگین جرائم قابل دست اندازی پولیس ہیں۔ جن میں رپورٹ درج ہونے پر ملزم کو گرفتار کیا جائے گا لیکن اگر توہین رسالت کے جرم کو ناقابل دست اندازی پولیس جرم بنادیا گیا اور وقوعہ کی رپورٹ اگر درست ہے تو ملزم پاکستان سے بآسانی فرار ہو سکتا ہے۔ جرمنی، امریکہ اور دوسرے یورپی ممالک میں قانون توہین رسالت کی مخالفت کی بنا پر اسے (وی آئی پی) جیسے شہری حقوق دیے جائیں گے۔

ہمارے کرمکی اور مشیران حکومت کو یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہیے کہ حضور ختمی مرتبت

صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ایک ایسی ذات گرامی ہے جس کی توہین کوئی مسلمان جس کا تعلق خواہ کسی فرقہ یا کسی مسلک سے ہو کسی صورت برداشت کر ہی نہیں سکتا۔ جب برطانیہ کی استعماری حکومت نے ہندوستان پر غاصبانہ قبضہ کے بعد یہاں قانون توہین رسالت کو منسوخ کردیا تو پھر مسلمانوں نے کسی گستاخ رسول کو زندہ نہیں چھوڑا اور قانون کو اپنے ہاتھ میں لے لیا تھا۔ اسی لئے اس بندہ عاجز نے دوسو سالہ دور غلامی کے بعد پاکستان میں قانون توہین رسالت کو ازسر نو جاری کرایا تاکہ ملزم کو دوسرے سنگین جرائم کی طرح فوری طور پر گرفتار کر کے اس سلسلہ میں قانون کے مطابق عدالتی کارروائی کی جائے۔ ورنہ ملزم خواہ وہ مسلمان ہی کیوں نہ ہو اس کی زندگی غیر محفوظ ہوگی۔ اس لئے قانون توہین رسالت موجودہ صورت میں خاص طور پر غیر مسلم اقلیتوں کے جان ومال کے تحفظ کا ضامن ہے۔ اگر کسی نے توہین رسالت یا کسی بھی جرم میں غلط رپورٹ دی ہے تو اس کے خلاف تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۱۸۲ کے تحت کارروائی ہوگی۔ البتہ اس کی سزا میں اضافہ کیا جاسکتا ہے۔ قذف کی طرح اسے کوڑوں کی سزا بھی دی جاسکتی ہے۔ ایم پی او کے تحت تو ملزم کو پولیس بغیر کسی وجہ بتائے بھی گرفتار کرسکتی ہے اور عدالت کو بھی وجہ گرفتاری بتانے کی پابند نہیں۔ کیا یہ کارروائی ہومن رائٹس اور اسلامی قانون کے خلاف نہیں۔

مجوزہ ترمیم قانون توہین رسالت کو بتدریج غیر موثر بنانے کی ابتدائی کارروائی ہے۔ اس کارروائی میں ہمیں پاکستان کی اسلام دشمن بیرونی طاقتوں کے علاوہ درون خانہ سیکولر ذہن اور قادیانی لابی کی سازشوں کا اشتراک صاف صاف نظر آتا ہے۔ اس میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کی نوزائدہ حکومت کو غیر مقبول بنانے کی حکمت عملی کا دخل بھی ہوسکتا ہے۔

جنرل پرویز مشرف کارگل کے ہیرو کے طور پر دشمنوں کی نظر میں پہلے ہی سے کھٹک رہے ہیں، پھر انہوں نے اسلامی جہاد کا راستہ اپنے بیباکانہ بیانات کے ذریعہ تمام عالم اسلام کے لئے کھول دیا۔ حالانکہ قادیانی فرقہ جہاد کو حرام قرار دیتا ہے اور اس سے یورپ، امریکہ اور خاص طور پر ہمارا ہمسایہ پڑوسی ہندوستان بہت خوفزدہ ہوگیا ہے۔ اس پر غضب یہ ہوا ہے کہ پچھلے ہفتہ جنرل موصوف قاہرہ میں قلعہ صلاح الدین ایوبی کی فصیل پر کھڑے ہوئے سرزمین مصر سے پرے ارض فلسطین کے مستقبل پر نظریں جمائے ہوئے ہیں۔ جس کی گلوبل میڈیا کے ذریعہ کافی تشہیر ہوئی ہے۔ اس بات نے یورپ کے مسیحی ذہن میں صلیبی جنگوں کی یاد کو یقیناً تازہ کردیا ہوگا اسرائیل کو بھی اندیشہ ہائے دور و دراز لاحق ہوئے ہوں گے۔ سلطان صلاح الدین ایوبی نے مفتوحین کو تمام ذہنی اور شہری آزادیوں سے بہرہ ور کیا تھا جسے انہوں نے فراموش کردیا ہے۔ لیکن اس نے توہین رسالت کے جرم کا جو بدلہ خود اپنے ہاتھ سے لیا تھا وہ ان کے لئے ناقابل فراموش ہے۔ اس لئے یورپ، امریکہ اور ان کے حاشیہ برداروں کو رضامند کرنے کی کوئی ایسی حرکت اس حکومت کو نہیں کرنا چاہئے جو امت مسلمہ کی ذات مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی نہ ٹوٹنے والی وابستگی کی وجہ سے کسی قسم کی دل آزاری کا باعث نہ بن جائے۔

☆☆..........☆☆

ایک عیسائی خاندان
کا قبول اسلام

بھکر (نمائندہ خصوصی) بھکر میں ایک عیسائی خاندان نے انور مسیح نامی اپنی بیوی اور بچی سمیت اسلام قبول کر لیا۔ مولانا عبداللہ صاحب، امیر جمعیت پنجاب نے کلمہ پڑھا کر اسلام کی بنیادی تعلیم کی تلقین کی۔ اسلام قبول کرنے کے بعد انور مسیح کا نام محمد انور، بیوی کوثر کا نام کوثر فاطمہ، بچی لبیلہ کا نام عائشہ رکھا گیا۔

محمد انور نے بتایا کہ میں کئی سال سے محسوس کر رہا تھا کہ عیسائیت ایک ڈھکوسلہ کے سوا کچھ نہیں۔ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو کہ ہر لحاظ سے مکمل ہے۔ لہذا میں بغیر کسی دباؤ کے برضاورغبت اسلام قبول کر کے عظیم تر اسلامی برادری اور سچے مذہب کا پیروکار بنتا ہوں۔ اور مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ میری استقامت کے لئے دعا کریں۔ اسلام قبول کرنے کے موقع پر سعید اللہ مغل ایڈووکیٹ، راؤ محمد اسلم ایڈووکیٹ، محمد اکرم رانا ایڈووکیٹ، ختم نبوت بھکر کے راہنما ڈاکٹر دین محمد فریدی، محمد ایوب بھی موجود تھے ان سب نے نومسلم مذکور کے لئے دین اسلام پر استقامت کی دعا کی۔

آخری قسط

قادیانیوں کی سازش کا محور

سرزمینِ بہاولپور

11 ...... مسٹر محمد حق نواز قمر ایڈووکیٹ (دوست / معاون عدالت) نے بحث کی کہ قادیانیوں کے خلاف سب سے پہلا قابل ذکر فیصلہ محمد اکبر خان ڈسٹرکٹ جج بہاولپور نے 35-2-7 کو دیا تھا اور اس وقت سے قادیانیوں نے اپنی توجہ اس علاقے پر مرکوز کی ہوئی ہے اور اپنے مخصوص عقیدے کو پھیلانے کی جان بوجھ کر کوشش کر رہے ہیں۔ یہ کہ اس مقصد کے لئے وہ اس علاقہ میں مبلغین کو بھیجتے رہے ہیں۔ یہ کہ انہوں نے اس علاقے میں عام بولی جانے والی زبان سرائیکی میں قرآن پاک کا ترجمہ حاصل کیا۔ یہ کہ عبادت گاہ کی متنازعہ جگہ کی تعمیر اس علاقے میں قادیانی فرقے کو پھیلانے کا سوچا سمجھا منصوبہ ہے۔ یہ کہ مسلم امہ کو نقصان پہنچانے کے لئے اسے مسجد ضرار کی طرح استعمال کیا جاسکتا ہے۔ یہ پٹیشنر کو جس نے جان بوجھ کر قانون کی خلاف ورزی کی ہے ضمانت نہیں دی جاسکتی۔ یہ کہ ضمانت پر پٹیشنر کی رہائی مسلمانوں کو مشتعل کرے گی۔ اور یہاں تک کہ پٹیشنر کی زندگی کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔

12 ...... پٹیشنر کے وکیل نے جواب میں موقف اختیار کیا کہ مستغیث کے فاضل وکیل سرکار اور دوست عدالت کے طور پر پیش ہونے والے فاضل وکلا کی طرف سے پیش کردہ تمام دلائل ماورائے آئین اور غیر متعلقہ ہیں۔ یہ کہ ایف آئی آر میں ایسا کوئی الزام نہیں ہے کہ پٹیشنر (ملزم) نے خود کو بھی مسلمان ظاہر کیا ہے۔ یا عبادت گاہ کی متنازعہ جگہ کو مسجد کے طور پر کہا ہے۔ یہ کہ آئین پاکستان کی رو سے پٹیشنر غیر مسلم ہے۔ یہ کہ متنازعہ جگہ یقینی طور پر مسلمان مسجد نہیں ہے، جس طرح کی جگہ عام طور پر مسلمانوں کے لئے مسجد کی تعمیر کی خاطر مختص نہیں کی گئی تھی۔ یہ کہ جہاں تک محراب کا تعلق ہے امام

صوفی کے نزدیک یہ ایک بدعت (Bidaa) یا ایک نئی اختراع ہے جو ایک مسجد کا عام حصہ نہیں ہو سکتی۔ انہوں نے اس سلسلے میں فتاویٰ دارالعلوم دیوبند جلد دوم صفحہ 778 کا حوالہ دیا۔ یہ کہ اس سطح پر ضمانت (پر رہائی) کو سزا کے طور پر نہیں روکا جاسکتا۔ یہ کہ فریب / غلط فہمی سے بچنے کے لئے متنازعہ جگہ کے صدر دروازے پر "بیت الاحمدیہ" کے الفاظ لکھے گئے ہیں۔ عدالت کے سوال پر فاضل وکیل نے بیان کیا کہ الفاظ "بیت الاحمدیہ" کے بعد الفاظ "قادیانی گروپ" شامل کرنے کے لئے پٹیشنر (ملزم) رضامند نہیں تھا۔ انہوں نے مزید درخواست کی کہ مقدمہ میں ایف آئی آر چونکہ ابتدائی تحقیقات کے بعد درج کی گئی تھی لہٰذا اسے میرٹ پر کالعدم کیا جانا تھا۔ ان کے دلائل کے اختتام پر پٹیشنر کے فاضل وکیل سے پھر سوال کیا کہ آیا پٹیشنر تنازعہ کو ختم کرنے کے لئے موجودہ متنازعہ عمارت کے ڈھانچہ (تعمیر) میں تبدیلی کے لئے تیار کیا جاسکتا ہے جس کے لئے انہوں نے نفی میں جواب دیا۔

13 ...... میں درج بالا معاملہ / نزاع جو میرے سامنے پیش کیا گیا کا بغور جائزہ لیا ہے اور صفحہ مثل پر موجود ریکارڈ کا بغور مطالعہ کیا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نام سے تنظیم کے عہدیداروں کی تحریک پر ایف آئی آر کا اندراج اور ایف آئی آر کے باضابطہ اندراج سے قبل کچھ تحقیقات پر اعتراضات کوئی زیادہ اہمیت نہیں رکھتے۔ قانونی مشنری کو کوئی بھی شخص متحرک کر سکتا ہے۔ اس لئے اس کے لئے اس علاقہ کا باشندہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ جہاں وقوعہ رونما ہوا ہو۔ ریاض احمد بنام سرکار کے مقدمہ میں فل بنچ فیصلے نے (پی ایل ڈی 1994 لاہور 485) ایف آئی کی رجسٹریشن سے قبل کچھ تفتیش کے خدشات کو دور کر دیا تھا۔ یہ قرار دیا گیا تھا کہ قابل دست اندازی جرائم کے مقدمات میں ابتدائی رپورٹ کی وصولی اور اس کا اندراج مجرمانہ تفتیش کے لئے لازمی جزو نہیں تھا اور اس سلسلے میں بے ضابطگی کے ارتکاب میں ملزم کی گرفتاری یا اس کے

زائل کو بالکل بے اثر نہیں کیا۔

14...... موجودہ مقدمہ سریع الاثر بشمول مذہبی جذبات و احساسات ہے۔ عام طور پر مسلمانوں کے عقائد جماعت احمدیہ کے لاہوری گروپ یا قادیانی گروپ کے عقائد سے بالکل مختلف ہے۔ ان کے عقائد میں اختلافات کی طویل تاریخ ایک سو سال سے زائد عرصہ پر محیط ہے۔ ماضی میں متعدد مرتبہ یہ قتل و غارت اور امن وامان کی سنگین صورت حال پر منتج ہوا۔ قادیانی گروپ اور لاہوری گروپ سے تعلق رکھنے والے مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین 1973ء کے آرٹیکل (3) 260 (B) کے تحت غیر مسلم (مرتد) قرار دیے گئے۔ آئین کے مقاصد حاصل کرنے کے لئے قادیانی گروپ، لاہوری گروپ اور احمدیہ کی غیر اسلامی سرگرمیوں کے لئے (انسداد اور سزا آرڈی نینس 1984ء کے نام سے قانون 24-4-1984 کو نافذ کیا گیا۔ ان قانون کے ذریعے مذکورہ اقلیتوں کو ان کی مخصوص حدود میں رکھنے اور پاکستان کے شہریوں کی ایک بہت بڑی اکثریت کے حقوق کا تحفظ کرنے کے لئے دفعات 295-B اور 298-C قانون کی کتاب میں شامل کی گئیں۔ موجودہ مقدمہ زیر دفعہ 298-B تعزیرات پاکستان درج کیا گیا ہے جو درج ذیل ہے:

(۱)...... قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ کا کوئی فرد (جو خود کو احمدی یا کسی اور نام سے پکارتا ہو) جو الفاظ کے ذریعے خواہ وہ لے گئے ہوں یا لکھے گئے ہوں یا نظری اظہار کے ذریعے:

(الف) خلیفہ یا اصحاب رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی اور کو بطور ''امیر المومنین' خلیفۃ المومنین' خلیفۃ المسلمین' صحابی یا رضی اللہ عنہ ''کسی اور کو قرار دیتا یا پکارتا ہے'

(ب) ازواج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی اور کو ام المومنین قرار دے یا پکارے'

(ج) اصحاب (ارکان) خاندان ''اہل بیت'' کے علاوہ کسی اور کو پکارے یا قرار دیتا ہے' اپنی عبادت گاہ کو مسجد کے طور پر نام رکھتا ہے' بلاتا یا قرار دیتا ہے۔ لازمی طور پر کسی بھی طرح کی سزا دی جائے گی جو تین سال کے عرصہ تک ہو سکتی ہے اور لازمی طور پر جرمانے کا بھی مستوجب ہو گا۔

(۲) قادیانی یا لاہوری گروپ کا کوئی شخص (جو خود کو احمدی یا کسی اور نام سے کہلاتا ہو) جو الفاظ کے ذریعے خواہ وہ لے گئے یا تحریر شدہ یا نظری اظہار کے ذریعے اپنے عقیدے کے پیروکار نمازیوں کو اس طرح سے اشارہ کرتا ہے یا ایسے بلاتا

قانون توہین رسالت میں ترمیم کیخلاف

۱۹ مئی کو ہڑتال کا فیصلہ

لاہور (نمائندہ خصوصی) جمیعت علماء پاکستان کی دعوت پر مولانا شاہ احمد نورانی کی صدارت میں پیر کو مقامی ہوٹل میں ملک کی دینی جماعتوں کی کانفرنس ہوئی جس میں اتفاق رائے سے یہ طے پایا کہ جمعہ ۱۹ مئی کو تحفظ ختم نبوت کی حمایت اور توہین رسالت کے قانون میں ترمیم کے خلاف آزاد کشمیر سمیت پورے ملک میں ہڑتال کی جائے گی۔ یہ اعلان کانفرنس کے اختتام پر مولانا نورانی نے ایک مشترکہ پریس کانفرنس میں کیا۔ اس موقع پر مشترکہ اعلامیہ پیش کرتے ہوئے مولانا سمیع الحق نے کہا کہ امریکہ کی بڑھتی ہوئی مداخلت اور فوجی حکومت کا کمزور رویہ پاکستان کے لئے تشویش کا باعث ہے اور حکومت دوٹوک قومی چارٹر کا اعلان کرے۔ انہوں نے ملک سے سودی نظام کے خاتمے، تاجروں کے جائز مطالبات تسلیم کرنے اور جمعہ کی چھٹی بحال کرنے کا مطالبہ کیا۔ قاضی حسین احمد، مولانا فضل الرحمن، مولانا معین الدین لکھوی، مولانا عبدالستار خان نیازی، پروفیسر شاہ فرید الحق، پروفیسر ساجد میر، مولانا عزیز الرحمن جالندھری، صاحبزادہ حاجی فضل کریم، مفتی محمد خان قادری، خواجہ محمد انور خان، صاحبزادہ پیر محمد عتیق الرحمن، مولانا عبدالغفور حیدری، علامہ ساجد علی نقوی، سید نور بہار شاہ، مولانا عبدالمالک، سید عطاء المومن، لیاقت بلوچ، قاری زوار بہادر، سید ضیا اللہ شاہ بخاری، پیر اعجاز ہاشمی کی موجودگی میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا نورانی نے کہا کہ حکومت حواریوں کو خوش کرنے کے لئے آئین میں طے شدہ مسائل کو اچھال کر دینی قوتوں کے ساتھ محاذ آرائی کی فضا بنانا چاہتی ہے۔ توہین رسالت ایکٹ میں ترمیم مخلوط طرز انتخاب رائج کرنے کی تجویز، دیہات کی سطح پر مخلوط معاشرہ مسلط کرنے کے لئے ۵۰ فیصد خواتین کا کوٹہ کا طریقہ کار ملک کی نظریاتی اساس کے خلاف گہری سازش ہے، آئین کی بحالی تک پی سی او میں اسلامی دفعات اور امتناع قادیانیت ایکٹ کو تحفظ فراہم کیا جائے۔ مولانا نورانی نے ملک میں خشک سالی اور مختلف علاقوں میں قحط پر پوری قوم سے اپیل کی وہ اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگیں اور جمعہ ۱۲ / مئی کو پورے ملک میں اللہ کی مدد کے لئے یوم دعا کا انعقاد کیا جائے۔ اس کے علاوہ ۱۲ / مئی کو ملک بھر میں نماز استسقاء ادا کی جائے گی۔ پریس کانفرنس میں مختلف سوالوں کا جواب دیتے ہوئے شاہ احمد نورانی اور قاضی حسین احمد نے کہا کہ ملک میں مغربی امداد سے چلنے والی تمام این جی اوز پر پابندی عائد کی جائے۔

ہے جیسے "اذان" یا اذان کا حوالہ دے جیسا کہ مسلمان استعمال کرتے ہیں۔ لازمی طور پر جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

قانون کی شق کا بنیادی مقصد اہل بیت' رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم ان کی ازواج مطہرات و رفقا کی شان عزت و تقدس کا تحفظ اور ہے۔ اور قادیانی یا لاہوری گروپ کا مذکورہ مقدس شخصیات کے لئے مختص القاب' وضاحت اور نام (عنوان) کے غلط استعمال سے روکنا یا ان کی عبادت گاہ کو بطور "مسجد" نام رکھنے یا پکارنے سے باز رکھنا ہے۔ پٹیشنر کے فاضل وکیل نے زور دیا کہ پٹیشنر نہ تو اپنی عبادت گاہ کو بطور مسجد قرار دے رہا ہے اور نہ ہی اس کا نام مسجد رکھ رہا یا بلا رہا ہے۔ انہوں نے دلائل دیئے کہ عمارت قادیانیوں کے ذریعے تعمیر کی گئی' جو آئین اسلامی جمہوریہ پاکستان کے تحت غیر مسلم (مرتد) ہیں اسلامی شریعت کے تحت مسجد نہیں ہو سکتی' جہاں تک محراب کا تعلق ہے انہوں نے بحث کی کہ یہ ایک بدعت ہے اور مسلمان مسجد کا لازمی حصہ نہیں ہے۔ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 298-B (1) (D) کے تحت جرم عائد کرنے کے لئے شرعی مسجد کی تخلیق ثابت نہیں کی جا سکتی۔ یہ کافی ہے چاہے الفاظ بولے گئے لکھے گئے ہوں یا محض نظری' ظاہری اظہار کے ذریعے دوسروں کو یہ باور کرایا جائے کہ قادیانی عبادت گاہ "مسجد" ہے۔ سیاق و سباق میں الفاظ "بطور مسجد" کا مطلب ہو سکتا ہے' جیسے یہ مسجد ہی تھی۔ اس لئے اگر قادیانی یا لاہوری گروپ کا کوئی شخص ایک عمارت تعمیر کرتا ہے خواہ وہ چوکور شکل میں ہو یا عیسائی گرجا گھر کی طرح ہو اور اس کا نام مسجد رکھا جائے یا (اس نام سے) پکارا جائے وہ قانون کی درج بالا شق کے تحت گناہ گار (مجرم) ہو سکتا ہے۔ (اس کے) برعکس اگر وہ روایتی مسلم مسجد کی طرح تعمیر کی گئی عمارت حاصل کرتا ہے یا تعمیر کرتا ہے بادی النظر میں یہ نظری طور پر واضح ظاہر کرے گی کہ یہ "مسجد" ہے۔ اس کے لئے امکانی صورت ہے' کوئی فرق کرنے کے لئے اسے "بیت الاحمدیہ" کا نام دیا جائے گا؟ کیا یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ دوہرے فریب / دھوکہ کے مترادف ہے؟ یہ سوالات آخر کار عدالت سماعت کے ذریعے فیصل کئے جا سکتے ہیں لیکن میں آزمائشی طور پر (ظاہری طور پر) محسوس کرتا ہوں کہ اس طرح کا اقدام بادی النظر میں تعزیرات پاکستان کی دفعہ (1) (D) 298-B جان بوجھ کر نقصان پہنچانے (خلاف ورزی کرنے) کے زمرے میں آتا ہے۔ مستغیث کے فاضل وکیل اور فاضل اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل کے پیش کردہ دلائل میں وزن ہے۔ بالخاظ اس کے کہ متنازعہ عمارت کے صدر دروازے کے بالکل اوپر الفاظ "بیت احمدیہ" لکھے گئے ہیں' مسلمان قوم کو دھوکہ / فریب کا امکان رہے گا کیونکہ غیر تعلیم یافتہ افراد / مسلمان مذکورہ الفاظ پڑھنے کے قابل نہیں ہو سکیں گے۔ اور باقی اگرچہ پڑھے لکھے (خواندہ) تحریر پر توجہ نہ دے سکیں یا اس کا صحیح مفہوم نہ سمجھ سکیں اور غلطی سے جگہ میں داخل ہو کر ایک غیر مسلم قادیانی امام کے پیچھے نمازیں پڑھ لیں۔ مزید برآں تحریر کسی بھی وقت مٹائی یا دھوئی جا سکتی ہے یا وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مدہم ہو سکتی ہے۔ بادی النظر میں جرم تعزیرات پاکستان کی دفعہ 298-C میں بھی آتا ہے کیونکہ غیر مسلم کی طرف سے مسلمانوں کی روایت ثقافتی مسجد کی طرح تعمیر کے عمل نے مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کیا ہے۔ تفتیش کے دوران یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ پٹیشنر (ملزم) قادیانی مبلغین کو متنازعہ عمارت میں لاتا ہے اور مسلمانوں کو بحث و مباحثے یا "مناظرے" کا چیلنج کرتا ہے اس لئے بادی النظر میں یہ یقین کرنے کے لئے معقول وجوہات ظاہر ہوئی ہیں کہ پٹیشنر (ملزم) نے زیر دفعہ 298-B اور 298-C تعزیرات پاکستان جرم کا ارتکاب کیا ہے۔

15...... یہ دلیل کہ پٹیشنر نے "دہشت گردانہ اقدام" کا ارتکاب کیا ہے جیسے زیر دفعہ 6 انسداد دہشت گردی ایکٹ 1997ء میں صراحت ہے نے مجھے متاثر نہیں کیا۔ ایکٹ کی دفعہ 6 کا اطلاق (وہاں) ہوتا ہے' جہاں افراد یا افراد کے کسی گروہ میں دہشت گردی' خوف اور عدم تحفظ کے احساس کے لئے یا افراد کے کسی گروہ کو منحرف (منتشر) کرنے یا افراد کے مختلف گروہوں کو نقصان پہنچانے کے لئے بموں کے استعمال' طاقتور بم دھماکے دیگر دھماکہ خیز یا آتش گیر مواد کے یا "اعلان کئے گئے" آتشیں اسلحہ یا دیگر مہلک ہتھیاروں وغیرہ (کے ذریعے) کوئی اقدام کیا گیا ہو۔ اس طرح کے طریقے سے جیسے کسی شخص کی موت یا مضرت کا باعث یا احتمال ہو یا بڑے پیمانے پر جائیداد کے نقصان یا وسیع پیمانے پر پھیلی ہوئی ضروریات زندگی کی فراہمی کو منقطع کرنا یا اس کی دھمکی دینا' طاقت کے استعمال کے ذریعے سرکاری ملازمین کو ان کے قانونی فرائض کی انجام دہی سے باز رکھنا یا اعلان کئے گئے جرم کا ارتکاب کرتا ہے' جس کا اثر ہو سکتا ہو یا ہونے کا احتمال ہو' دہشت گردی کرنے افراد یا افراد کے کسی گروہ میں خوف یا عدم تحفظ کا خوف پیدا کرنے یا افراد کے مختلف گروہوں کے درمیان ہم آہنگی کو بری طرح متاثر کرنے کے لئے ایک اقدام کیا گیا ہو۔ مستغیث

کے فاضل وکیل نے زور دیا کہ پٹیشنر ہی طرف سے ارتکاب کیا گیا اقدام افراد کے مختلف گروہوں میں ہم آہنگی کو بری طرح متاثر کرنے کے مترادف ہے۔ یہ آسانی سے نظر انداز کر گئے کہ قانون کی پی کے تحت تصور (اقدام) کا اثر اعلان کئے گئے جرم سے متعلق ہونا چاہئے' اور دفعہ 298-B اور 298-C قانون کے "اعلان" (شیڈول) میں شامل نہیں کئے گئے اس لئے دلائل کہ پٹیشنر نے "دہشت گردانہ اقدام کا ارتکاب کیا ہے" مسترد کئے گئے۔ مسجد یا (مسلمانوں کی) عبادت گاہ مسلمانوں کا انتہائی اہم اور مقدس ادارہ ہے۔ ہر مسجد اللہ کا گھر ہے جہاں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی جاتی ہے اور جہاں مسلمان اپنی نماز ادا کرتے ہیں مکہ کے مقدس شہر میں واقع "کعبہ" (بیت اللہ) کو قرآن پاک میں اللہ کا گھر قرار دیا گیا ہے اور تمام دیگر مساجد مقدس کعبہ کی بیٹیاں تصور کی جاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے گھر کہی جاتی ہیں۔ جن کو بڑی احتیاط سے رکھنا چاہئے اور دیگر شعائر اسلام کی طرح احترام / عزت کی جانی چاہئے' غیر مسلموں کو ان کے عقائد ترک کرنے اور اسلام کی طرف راغب ہوئے بغیر مسلمانوں کے شعائر اسلام اختیار کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ اگر مسجد کے عام اور ملتے جلتے طرز پر ایک عمارت تعمیر کی گئی ہو اور (وہاں) لوگ جمع ہوتے ہوں اور مسلمانوں کے طریقے پر نماز ادا کرتے ہوں تو یہ بتایا جاسکتا ہے کہ وہ مسلمان ہیں۔ مسلم امہ کو فریب / دھوکہ سے بچانے کے لئے تعزیرات پاکستان کی دفعہ 298-B کے تحت قادیانیوں کی انتہائی برگزیدہ / (محترم) شخصیات کے لئے مخصوص القاب کے غلط استعمال 'اذان کے ذریعے اعلان' نماز کے لئے بلانے یا "مسجد" کی طرح اپنی عبادت گاہ بلانے کی ممانعت کی گئی ہے۔

ظہیر الدین کے کیس (1993 ایس سی ایم آر۔ 1718) میں عدالت عظمیٰ پاکستان نے قرار دیا کہ قادیانیوں اور ان کی برادری کی طرف سے ممنوعہ القاب اور شعائر اسلام کے استعمال پر اصرار کسی شک و شبہ سے بالاتر ہے۔ یہ کہ وہ دانستہ ایسا کرنا چاہتے ہیں اور یہ نہ صرف متبرک شخصیات کی بے حرمتی بلکہ دوسروں کو دھوکہ دینے کے مترادف ہے۔ یہ کہ اگر ان کی مذہبی برادری اپنے بنیادی حق کے طور پر دھوکہ دہی پر اصرار کرے اور ایسا کرتے ہوئے عدالتوں کی معاونت کرنا چاہیں تو پھر اللہ اس سے بچائے۔ مزید قرار دیا گیا:

"نتیجتاً انہیں (قادیانی یا لاہوری گروپ سے تعلق رکھنے والے افراد) القاب وغیرہ اور شعائر اسلام استعمال کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے جو خاص طور پر (یقینی) طور پر مسلمانوں کے لئے ہیں۔ ان کے استعمال سے انہیں قانون میں درست طور پر منع کیا گیا۔"

مزید قرار دیا گیا:

"ان کی طرف سے شعائر اسلام وغیرہ کا استعمال اس طرح مسلمانوں کے طور پر ظاہر کرنے یا دوسروں کو دھوکہ دینے یا مذاق اڑانے کے مترادف ہے۔"

سپریم کورٹ آف پاکستان نے آرڈی نینس 20 مجریہ 1984ء کی دفعات کا حوالہ دیتے ہوئے بہ خوشی قرار دیا

"متنازعہ آرڈی نینس' دوسرے ہاتھ پر (دوسری طرف) اصل القاب دیتا ہے۔ وضاحت اور عنوانات بھی اور دیگر لوازمات جو تحفظ کئے جانے والے اور نفاذ کے لئے دیکھے گئے' مزید بتایا گیا کہ وہ جن ہستیوں اور موقع کے لئے مخصوص کئے گئے ہیں ان کے علاوہ کسی اور کے لئے استعمال نہیں کئے جاسکتے۔ احمدی ان کی تضحیک کرتے اور اپنے ذاتی لیڈروں وغیرہ کے لئے استعمال کرتے رہے ہیں۔ لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے کہ وہ بھی بالکل اسی طرز کے حیثیت اور وجاہت کے ہیں۔ اس طرز عمل نے نہ صرف معصوم' سادہ اور بہت معلومات نہ رکھنے والے لوگوں کو دھوکہ دیا بلکہ پورے دور میں امن و امان کی صورت حال بھی پیدا کی ہے اس لئے قانون سازی ضروری تھی۔ جو احمدیوں کی مذہبی آزادی میں کسی طرح بھی مداخلت نہیں کرسکتی' اس لئے ایسے القاب وغیرہ جن پر انہیں کسی قسم کا کوئی دعویٰ نہیں ہے ان کے لئے استعمال کی ممانعت ہے یہ انہیں اپنے نئے نام رکھنے سے ممنوع نہیں کرسکتی۔"

عدالت نے زور دیا کہ قادیانیوں کو آئین اور قانون کا احترام کرنا چاہئے' متعلقہ حصہ درج ذیل پڑھا جاتا ہے:

"احمدی دوسری اقلیتوں کی طرح اس ملک میں اپنے مذہب کے اعتراف / ماننے میں آزاد ہیں اور کوئی ان کا یہ حق قانون سازی یا انتظامی حکم کے ذریعے نہیں چھین سکتا تاہم انہیں لازمی طور پر آئین اور قانون کا احترام کرنا چاہئے اور انہیں نہ تو اسلام سمیت کسی بھی مذہب کی برگزیدہ شخصیات کی تضحیک اور بے حرمتی کرنی چاہئے اور نہ ان کے مخصوص القاب' تصریحات اور عنوانات انہیں استعمال کرنا چاہئیں اور مخصوص نام جیسے مسجد اور عمل جیسے "اذان" کے استعمال سے بھی اجتناب کرنا چاہئے تاکہ مسلم امہ کے جذبات مجروح نہ ہوں اور لوگ ایمان کے حوالے سے گمراہ نہ ہوں اور دھوکہ نہ کھائیں۔"

قانون کی مندرجہ بالا تشریح اور ملک کے

اعلیٰ ترین عدالت کے نظریات / خیالات آئین اسلامی جمہوریہ پاکستان کی آرٹیکل 4 بسلسلہ انفرادی حقوق قانون کے مطابق روا رکھے جانے چاہئیں۔ آرٹیکل 20 بسلسلہ مذہب کی آزادی اور مذہبی اداروں کے انتظام اور آئین کے آرٹیکل 25 بسلسلہ شہریوں کی مساوات کے متعلق پٹیشنر (ملزم) کے فاضل وکیل کے اٹھائے گئے دلائل کا جواب دینے کے لئے کافی ہے۔

16..... پٹیشنر کے فاضل وکیل نے یہ بھی دلائل دیئے کہ مسلمان مسجد میں محراب کی تعمیر "بدعت" اور مسجد کا لازمی حصہ نہیں ہے۔ انہوں نے علامہ جلال الدین سیوطی کے نظریہ پر مرتبہ ان کی کتاب "اعلام الاریب فی بدعت المحاریب" پر انحصار کیا۔ یہ کتاب میرے سامنے پیش نہیں کی گئی لیکن اس کا نام فتاویٰ دارالعلوم دیوبند جلد 2 صفحہ 779 پر درج ہے۔

مولانا مسعود احمد نے اس نظریہ سے اختلاف کیا اور رائے دی "اقول وباللہ التوفیق" مساجد میں محراب بنانا یا اگر محراب کے وسط میں پتھر نصب کیا جائے تو یہ دونوں چیزیں بدعت نہیں ہیں۔

مفتی محمد شفیع" مولانا مسعود احمد کے نظریہ سے متفق تھے اور اضافہ کیا: "لیکن بدعت ہونا اس کے اصول و قواعد سے ثابت نہیں ہے۔"

اس لئے یہ قرار دینا ممکن نہیں کہ مسجد میں محراب کی تعمیر بدعت ہے اور اسلامی قانون میں ممنوع کی گئی ہیں۔

17..... سورۃ الواقعہ کی آیت 79: "لایمسہ الا المطہرون" کے حوالے سے میرے سامنے دلیل دی گئی کہ غیر مسلم بشمول قادیانی "طاہر" یا صاف / پاک نہ ہونے کے باعث قرآن کریم کو ہاتھ لگانے "چھونے" کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ اور یہ کہ عبادت گاہ کا متنازعہ جگہ میں قرآن پاک کے نیچے رکھے ہوئے قادیانیوں نے مسلمانوں کے مذہبی جذبات اور احساسات کو مجروح کیا ہے کیا قرآن پاک کی یہ آیت ایک موزوں اصول بحیثیت "افضل عمل" تشکیل دیتی ہے اور مسلمانوں پر قابل نفاذ ہیں' یا مسلمانوں کے ساتھ ساتھ غیر مسلموں کو منضبط کرنے کے اصول قانون کا حامل ہے؟ اس سوال کا جواب اتنا آسان نہیں ہے اور جامع تحقیق اور بحث و تمحیص کے بعد دیا جاسکتا ہے۔ یہ کام عدالت سماعت کے ذریعے ابتدائی سطح پر کیا جاسکتا ہے' ایک مذہبی اسکالر مولانا عزیزالرحمن کے ذریعے میرے سامنے کہا گیا کہ انگریزی' جرمن یا کسی اور زبان میں قرآن مجید کا مترجم نسخہ غیر مسلموں کے بارے میں کیا ہے جو صرف عربی زبان بول اور سمجھ سکتے ہیں؟ کیا ان کے لئے اصول مختلف ہو سکتا ہے؟ ان سے جو دیگر زبانیں بولی اور سمجھ سکتے ہیں؟ آخر کار' قرآن مجید بنی نوع انسان کی رہنمائی کے لئے آخری قدسی پیغام کا سرچشمہ ہے' معاملے پر اس جانب کوئی رائے قائم کئے بغیر اسے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں عدالت سماعت کے ذریعے فیصلہ / سماعت کئے جانے پر چھوڑتا ہوں۔

18..... اب میں چند فیصلوں کا حوالہ دے سکتا ہوں جن پر فریقین کے فاضل وکلا صاحبان نے انحصار کیا پٹیشنر (ملزم) کے فاضل وکیل نے محمد اسلم بنام سرکار کے مقدمہ کے فیصلہ (1998ء پاکستان کریمنل لاء جرنل 522) پر بہت انحصار کیا۔ اس مقدمہ میں' قادیانیوں پر الزام عائد کیا گیا کہ وہ اپنے مذہب کی تبلیغ کر رہے تھے اور مسلمانوں کو گمراہ کر رہے تھے' یہ کہ قادیانیوں کی عبادت گاہ کی جگہ کا نمونہ مسلمان مسجد کی طرح تھا اور عام مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے بنایا گیا' یہ کہ عمارت کی دیواروں پر "کلمہ طیبہ" اور دیگر قرآنی آیات کندہ کی گئی تھیں۔ درج ذیل کے پیش نظر ملزم کو ضمانت دی گئی:

(i)..... قادیانی شاذ و نادر ہی اپنی عبادت گاہ کی شناخت کو چھپاتے ہیں' اور گرد و نواح کے لوگوں کو کھلم کھلا معلوم تھا کہ وہ ایک مخصوص جگہ قادیانیوں کی عبادت کا مرکز ہے اور مسلمانوں کا نہیں ہے۔

(ii)..... کسی ایسی عمارت سے متعلق مسلمانوں کے گمراہ/ غیر یقینی ہونے کا سلسلہ پیدا نہیں ہوتا' یہ کہ قرآنی آیات کندہ کرنا اللہ کی کتاب کے خلاف اور بے حرمتی کے مترادف نہیں ہے' اگر دیگر مذاہب کے پیروکار روحانی روشن خیالی اور رہنمائی حاصل کرنے کے لئے ایسا کرتے ہیں۔

(iii)..... یہ کہ اگر مستغیث اور دیگر مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوئے تو وہ ساڑھے پانچ ماہ کے قریب خاموش کیوں رہے۔

(iv)..... یہ کہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 298-B اور 298-C کے تحت جرائم ضابطہ فوجداری کی دفعہ 497 کی امتناعی شق میں نہیں آتے۔

(v)..... یہ کہ ملزم شخص سے کوئی برآمدگی نہیں کی جانی۔

(vi)..... یہ کہ یہ نہیں معلوم کہ ٹرائل (سماعت) کب شروع اور مکمل ہوگا۔

انتہائی احترام کے ساتھ' میں خود کو اس نظریہ کی تائید کے نااہل سمجھتا ہوں کہ مسلمانوں کو فریب دو غا کا کوئی امکان نہیں ہے' صرف اس لئے کہ قادیانی اپنی عبادت گاہ کی شناخت کو نہیں

چھپاتے۔ اگر قادیانیوں کا بطور عبادت گاہ استعمال کیا جانے والا ڈھانچہ عمارت مسلمان مسجد کی طرح مشابہت رکھتا ہے۔ قرآنی آیات اس کی دیواروں یا محرابوں کے اوپر کندہ ہیں اور مسلمانوں کے طرز پر اضافی مسلمانوں کو دعوت دی جاتی ہے' پھر مسلمانوں کے گمراہ ہونے کا امکان ہے۔ پٹیشنر کے فاضل وکیل نے دلیل دی کہ: مسلمانوں کے گمراہ ہونے سے بچنے کے لئے الفاظ "بیت الاحمدیہ" متنازعہ عمارت کے صدر دروازے پر لکھے گئے تھے' جیسے کہ اوپر بحث کی گئی' یہ مسلمانوں کے فریب/دھوکہ کے امکان کو یکسر رد (دور) نہیں کر سکتا' کیونکہ ناخواندہ افراد مذکورہ الفاظ نہیں پڑھ سکتے۔ تاہم باقیوں کو اس کا علم نہ ہو سکے یا اس کی صحیح روح (معنی) کو (نہ) سمجھ سکیں۔ جب سوال کیا گیا کہ آیا پٹیشنر الفاظ: "بیت الاحمدیہ" کے بعد الفاظ "قادیانی گروپ" شامل کرنے پر تیار تھا تو نفی میں جواب دیا گیا۔ محمد اسلم کے مقدمہ میں عدالت عظمٰی کے فیصلے شائع شدہ بطور "نذیر احمد بنام سرکار" (1993ء ایس سی ایم آر 153) کا حوالہ بھی دیا گیا جس میں ضمانت سے انکار کے عدالت عالیہ کے حکم کو کالعدم کیا گیا۔ مذکورہ کیس قادیانیوں کے ذریعے شادی کے دعوتی کارڈ میں ایسے اظہار/الفاظ کے استعمال کا حامل تھا جیسے "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم' السلام علیکم' اور انشاء اللہ" وغیرہ۔ سپریم کورٹ آف پاکستان کے ذریعے ضمانت کی اجازت دی گئی' جیسے کہ عدالت تاثر لے چکی تھی کہ ان الفاظ/اظہار کے سرسری/ظاہری استعمال نے کسی ایک مسلمان یا اس معاملے کے لئے اور کسی میں جذبات مجروح کرنے کا جرم یا اشتعال وغیرہ پیدا نہیں کیا۔ یہ قرار دیا گیا:

"یہ صرف اس وقت جب شخص اسے سنتے یا پڑھتے ہوئے انہیں استعمال کرنے والے شخص کے پس منظر کی گہرائی میں جاتا ہے اور ایمان' عقیدے کے اپنے خصوصی علم اور ایک ایسے ملزم کی پوشیدہ نیت کو (ذہن میں) لاتا ہے کہ مبینہ نتائج پیروی کے قرین قیاس ہیں۔"

یہ محسوس کیا گیا کہ سماعت میں شہادت قلمبند کرنے کے بعد یہ عمل کیا جا سکتا ہے۔ تاہم موجودہ مقدمہ میں بالکل مسلمان مسجد کی طرح متنازعہ عمارت کی تعمیر' بادی النظر میں جرم تشکیل کرتا ہے۔

19 ... "اصغر مسیح وغیرہ بنام سرکار" کے مقدمہ میں (1995ء پاکستان کریمنل لاء جرنل 544) یہ قرار دیا گیا کہ ضمانت کے وقت عدالت شہادت کا صرف سرسری اندازہ (تعین) کر سکتی ہے جس میں نہ تو استغاثہ کے مقدمہ کو اور نہ ہی ملزم کو نقصان ہونا چاہئے۔" سکندر رائے کریم بنام

جبار کارپٹس

ڈیلرز

☆ زینت کارپٹ ☆ مون لائٹ کارپٹ ☆ نیر کارپٹ

☆ ثمر کارپٹ ☆ وینس کارپٹ ☆ اولمپیا کارپٹ

مساجد کے لئے خاص رعایت

Phone : 6646888-6647655

Fax : 092-21-5671503

۴۔ این آر ایونیو نزد حیدری پوسٹ آفس

بلاک جی برکات حیدری نارتھ ناظم آباد

سرکار" کے مقدمہ (این ایل آر 1995ء ایس سی جے 228) میں قابل احترام سپریم کورٹ نے یہ قرار دیا منظور کیا کہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 497 کی امتناعی شق میں نہ آنے والے مقدمہ میں ضمانت اس بنیاد پر نہیں روکی جاسکتی کہ جرم معاشرے کے خلاف جرائم کے زمرے میں آتا ہے' یہ کہ عدالت کو رائے قائم کرنے سے پہلے اجتناب کرنا چاہئے جو ملزم کو دفاع مقدمہ میں میلان خاطر (پہلے سے رائے قائم کرنا) کرسکتی ہے۔ "سید احمد علی رضوی بنام سرکار" (این ایل آر 1995 ایس سی 601) میں یہ قرار دیا گیا کہ ضمانت دیئے جانا حمایت یا رعایت نہیں ہے بلکہ ملزم کا حق ہے جو قانون سے منضبط شدہ ہے یہ کہ عدالتیں شہریوں کی آزادی کی محافظ ہونے کے طور پر (بڑے) دھیان اور احتیاط سے مقدمے کا جائزہ لینے کی پابند ہیں اور صرف فنی نکات انصاف کرنے کی راہ میں حائل نہیں ہونے چاہئیں۔

20 ...... مستغیث کے فاضل وکیل کی طرف سے حوالہ دیئے گئے / (نظائر) کی طرف آتے ہوئے' سب سے پہلا فیصلہ مقدمہ "محمد آزاد خان بنام سرکار" (1998 پاکستان کریمنل لاء جرنل 1245) سے متعلق ہے۔ جس میں یہ قرار دیا گیا کہ حتیٰ کہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۴۹۷ کی امتناعی شق میں نہ آنے والے مقدمہ میں بھی ایک ملزم بربنائے حق ضمانت کا دعویٰ نہیں کرسکتا اور یہ کہ ہر مقدمہ اس کے اپنے حقائق پر فیصل کیا جانا چاہئے تھا۔ مقدمہ "سرکار بنام محمد نذیر میرو" (پی ایل ڈی 1991 لاہور 433) میں یہ غور / اختیار کیا گیا کہ اگرچہ اعلیٰ عدالتوں کا یہ نظریہ رہا ہے کہ دس سال قید سے کم قابل سزا (ملوث) جرائم کے مقدمات میں عدالتوں کو عام طور پر ضمانت دینے کی طرف مائل / راغب رہنا چاہئے۔ لیکن اس کا کبھی بھی یہ مطلب نہیں لیا جانا چاہئے کہ ملزم شخص بطور حق ضمانت کا دعویٰ / (طلب) کرسکتا ہے' یا یہ کہ عدالتوں کو صرف معمول کے معاملات کے طور پر انہیں ضمانت پر رہا کرنا چاہئے اور یہ کہ قابل ضمانت اور ناقابل ضمانت جرائم کے درمیان امتیاز عدالت ہائے قانون کے ذریعے بجھایا جانا چاہئے تھا اور کالعدم نہیں کیا جاسکتا۔ مزید قرار دیا گیا:

"متعلقہ عدالت سے دراصل مبینہ ارتکاب کئے گئے جرم کی کشش' سنگینی پر اپنے عدالتی ذہن کا اطلاق مطلوب ہے "حالات جو ایسے ایک جرم کے ارتکاب کی نشاندہی / رہنمائی کرتے ہوں' نتیجتاً ہونے والا نقصان یا فرد واحد یا عوام الناس / معاشرے پر اثرات ہونے کا احتمال ہونا' ملزم شخص کا مرتبہ' اس کے ذہن کی کیفیت' ارتکاب کئے گئے جرم کی نوعیت اور اس کے ارتکاب کے طریقہ سے کی گئی منظر کشی' ملزم شخص کا سابقہ کردار' ملزم کی مفروری کا امکان اور اس کے جرم کرنے کے اعادہ کا امکان یا شہادت پر اس کے اثر انداز ہونے / تبدیل کرنے کا خطرہ اور اس کے بعد نصف کے اصولوں کے مطابق اسے تفویض شدہ (حاصل شدہ) صوابدید کا استعمال' اخلاقی احکامات اور دیگر قبول کردہ / تسلیم (Norms) کردہ عدالتوں کو منضبط کرتے ہوئے......"

"طارق بشیر اور پانچ دیگران بنام سرکار" کے مقدمہ (پی ایل ڈی 1995 ایس سی 34) قابل احترام عدالت عظمیٰ نے قرار دیا کہ ناقابل ضمانت جرائم جو امتناعی شق میں نہ آتے ہوں میں ضمانت صرف غیر معمولی اور استثنائی مقدمات میں انکار کی جاسکتی ہے۔ مثال کے طور پر

(اے)...... جہاں ملزم کے مفرور (فرار) ہونے کا امکان ہو۔

(بی)...... جہاں ملزم سے استغاثہ شہادت کی تحریف کا خطرہ ہو۔

(سی)...... جہاں جرم کے اعادہ کئے جانے کا خطرہ ہو اگر ملزم کو ضمانت پر رہا کر دیا جائے اور

(ڈی)...... جہاں ملزم ایک سابقہ سزا یافتہ ہو۔

موجودہ مقدمہ میں جیسے اوپر محسوس کیا گیا ہے۔ جرم ایک جاری رہنے والا ہے۔ اور مبینہ متنازعہ عبارت کے بظاہر مجرمانہ ڈھانچے میں تبدیلی یا ترمیم سے انکار کر چکا ہے۔ محمد افضل اور دیگر بنام سرکار (1997 ایس سی ایم آر 278) میں قابل احترام عدالت عظمیٰ پاکستان نے قرار دیا کہ زیر دفعہ جرم زیر دفعہ ۱۷ آرڈی ننس vii سال 1979ء امتناعی شق میں نہیں آتا۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں تھا کہ ملزمان حسب معمول ضمانت پر رہا کئے جانے کے مستحق تھے۔ اس مقدمہ میں سیشن جج کے جاری کردہ ضمانت کے حکم کو عدالت العالیہ (ہائیکورٹ) کے ذریعے منسوخ کیا گیا اور قابل احترام عدالت عظمیٰ (سپریم کورٹ) کے ذریعے منسوخ کیا گیا اور قابل احترام عدالت عظمیٰ (سپریم کورٹ) پاکستان نے عدالت العالیہ کا جاری کردہ حکم برقرار رکھا۔ "امتیاز احمد بنام سرکار" کے مقدمہ میں (پی ایل ڈی 1997 ایس سی 545) ضابطہ فوجداری کی امتناعی شق میں نہ آنے والے جرائم کے سلسلے میں یہ قرار دیا منظور کی کہ عدالت ایک ملزم کی ضمانت منظور کرنے سے انکار کرسکتی ہے۔ اگر تسلیم شدہ استثنائی حالات موجود ہوں۔

حکم کے 71 کا متعلقہ حصہ حاضر حوالہ کے

لئے ذیل میں دوبارہ پیش کیا جا رہا ہے:

"میں محسوس کر سکتا ہوں کہ ایک ایسا جرم جو ایک فرد کے خلاف کیا گیا ہو جیسے ایک چوری اور ایک جرم جو حیثیت مجموعی معاشرے کے خلاف کیا گیا ہو' میں ضمانت کے مقصد کے لئے ایک فرق روا رکھا جانا چاہئے۔ اسی طرح ایک فرد واحد کا اس کی ذاتی حیثیت میں ایک جرم کا ارتکاب اور ایک عوامی سرکاری اہلکار کا اس لحاظ سے یا اس کے عوامی (سرکاری) دفتر کی حیثیت سے ایک جرم کے ارتکاب کے درمیان ضمانت کے متذکرہ بالا مقصد کے لئے ذہن میں ایک فرق روا رکھا جانا چاہئے۔ سابقہ مقدمات میں استثنائی حالات کی عدم موجودگی میں ضابطہ فوجداری کی امتناعی دفعہ 497 کی امتناعی شق میں نہ آنے والے مقدمات میں ضمانت دیئے جانے کا رجحان جاری رکھا جا سکتا ہے۔ لیکن مؤخر اقدام میں ضمانت کی صوابدید کے استعمال میں عدالتوں کو سخت رہنا چاہئے۔"

"کنور خالد یونس وغیرہ بنام سرکار" کے مقدمہ میں (پی ایل ڈی 1995 کراچی 347) ایک ڈویژن بنچ نے قرار دیا تھا کہ صرف یہ حقیقت کہ جرم میں دس سال قید سے کم قابل سزا ہونا بذات خود ملزم کو ضمانت دیئے جانے کا مستحق نہیں کرتا۔"

"پیر بخش اور چار دیگران بنام سرکار' (1999 پاکستان کریمنل لاء جرنل 111) اور محمد سعید بنام سرکار (پی ایل ڈی 19 کراچی 345) کے مقدمات میں ایسے ہی نظریات ظاہر کئے گئے تھے۔

21...... دفعات 298-B اور 298-C کے تحت جرائم ضابطہ فوجداری کی دفعہ 497 کی امتناعی شق میں نہیں آتے۔ لیکن صرف یہ حقیقت ملزم کو ضمانت بطور حق طلب کرنے کا مستحق نہیں ٹھہراتی' جیسا کہ اوپر حوالہ دیئے گئے متعدد فیصلوں میں قرار دیا گیا ہے۔ ایک ناقابل ضمانت جرم کے ارتکاب میں ملوث ہونے کی صورت میں ضمانت انکار کی جا سکتی ہے' اگر ملزم کے ذریعے ایک اور جرم کے ارتکاب کا خطرہ یا امکان موجود ہو (ملاحظہ ہو "محمد اقبال بنام سرکار" پی ایل ڈی 1963 (ڈبلیو پی) لاہور 279 اور "طارق بشیر اور پانچ دیگران بنام سرکار" (پی ایل ڈی 1995 ایس سی 34) دوبارہ "امتیاز احمد وغیرہ کے مقدمہ میں قابل احترام عدالت عظمیٰ (سپریم کورٹ) قرار دے چکی ہے کہ مجموعی طور پر معاشرے کے خلاف ایک جرم کے ارتکاب میں ملوث ہونے کے مقدمات میں' ضمانت کی صوابدید کے استعمال میں عدالت کو سخت ہونا چاہئے۔ موجودہ مقدمہ ایک یا زائد (انفرادیت) افراد کے خلاف ایک عام تعزیری جرم کے ارتکاب کا حامل معاملہ نہیں ہو سکتا۔ بلکہ حیثیت مجموعی معاشرے کے خلاف ایک جرم کے ارتکاب کا حامل ایک استثنائی معاملہ ہے جس کا قومی کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی (سطح پر) رد عمل ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ اوپر بتایا گیا' ایک موقع پر پٹیشنر (ملزم) کے وکیل نے صاف انداز میں بیان کیا تھا کہ قابل اعتراض مینار وغیرہ منہدم کئے جا سکتے ہیں (گرائے جا سکتے ہیں) مگر پٹیشنر سے ہدایت حاصل کرنے کے بعد انہوں نے (اس نے) بیان دیا کہ پٹیشنر مجرمانہ ڈھانچہ (عمارت) میں تبدیلی کے لئے رضامند نہیں تھا' انہوں نے مزید کہا کہ عمارت میں ترمیم کا فیصلہ "جماعت احمدیہ" کے ذریعے کیا جا سکتا ہے۔ کیا یہ ظاہر کرتا ہے کہ پٹیشنر کے ذریعے ارتکاب کیا گیا عمل / جرم "جماعت احمدیہ" کی منظوری حاصل کئے ہوئے تھا؟ ملزم کے ذریعے ارتکاب کئے گئے عمل نے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کی بے حرمتی (مجروح) کی ہے اور امن عامہ کی سنگین صورت حال پیدا کی جا سکتی ہے' اگر پٹیشنر کو ضمانت پر رہا کر دیا گیا' اس لئے (لہذا) جرم کی نوعیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کا اثر جو جاری ہے' پٹیشنر کا اپنا عمل' معاشرے کے امن اور سکون اور ایک ناقابل ضمانت جرائم میں ضمانت دیئے جانے کے اصولوں (کے پیش نظر) میں پٹیشنر / ملزم کو ضمانت دیئے جانے پر قائل نہیں ہو سکا۔ یا مزید برآں ملزم کی ذاتی حفاظت (تحفظ) نظر انداز نہیں کی جا سکتی۔ پٹیشنر ملزم کے ذریعے ارتکاب کئے گئے عمل نے بڑی شہرت حاصل کی ہے اور علاقے کی فضا (ماحول) جذبات سے بھرپور ہے۔"

"برکت علی بنام سرکار" (1996 ایس سی ایم آر 1956) کے مقدمہ میں زیر دفعہ 298-B تعزیرات پاکستان کے ایک مقدمہ میں ایک ملزم کی ضمانت پشاور ہائی کورٹ کے ذریعے انکار کی گئی' دیگر وجہ کے علاوہ کہ ضمانت پر رہائی کے بعد "اسے کسی ایک کے ذریعے ضرر پہنچ جائے" مذکورہ حکم کے خلاف اپیل کے لئے خاص درخواست قابل احترام عدالت عظمیٰ (سپریم کورٹ) کے ذریعے انکار کی گئی' یہ قرار دیتے ہوئے کہ پٹیشنر کو ضمانت دیئے جانے کے عذر کو مسترد کرتے ہوئے فاضل جج کی طرف سے دی گئی وجوہات کسی کمزوری کو برداشت نہیں کر سکتیں۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ اگر عدالت سماعت کو ہدایت کی جائے کہ مقدمے کی سماعت

باقی صفحہ 18 پر

فضائل قرآن اور قاریوں کو صحابہ کرامؓ کی نصیحتیں

حافظ عنایت اللہ (انڈونیشیا)

ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ مجھے کچھ وصیت فرمائیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تقویٰ کا اہتمام کرو کہ تمام امور کی جڑ ہے" میں نے عرض کیا کہ اس کے ساتھ کچھ اور بھی ارشاد فرمائیں تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تلاوت قرآن کا اہتمام کرو کہ دنیا میں یہ نور ہے آخرت میں ذخیرہ۔"

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نصیحتیں:

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے اس قرآن کو اپنے اوپر لازم سمجھو کیونکہ یہ اللہ کا دستر خوان ہے' اللہ کے اس دستر خوان سے ہر ایک کو ضرور لینا چاہئے اور علم سیکھنے سے ہی حاصل ہوتا ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ قرآن اللہ کا دستر خوان جو آدمی اسے جتنا زیادہ سیکھ سکتا ہے' اسے اتنا سیکھنا چاہئے خیر سے سب سے زیادہ خالی گھر وہ ہے جس میں اللہ کی کتاب میں سے کچھ نہ ہو اور جس گھر میں اللہ کی کتاب میں سے کچھ نہیں وہ اس اجاڑ اور ویران گھر کی طرح ہے' جس میں رہنے والا کوئی نہ ہو اور جس گھر میں سورۃ بقرہ پڑھی جاتی ہے اس گھر سے شیطان نکل جاتا ہے۔(حیاۃ الصحابہ ص: ۳/۲۵۴)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی نصیحتیں:

یہ قرآن تمہارے لئے باعث اجر' سبب شرف و عزت اور (آخرت میں کام آنے والا) ذخیرہ ہے اس لئے تم اس کے پیچھے چلو اپنی خواہشات کو قربان کر کے اس پر عمل کرو' قرآن تمہارے پیچھے نہ چلے (یعنی قرآن کو اپنی خواہشات کے تابع نہ بناؤ) کیونکہ قرآن جس کے پیچھے چلے گا تو قرآن اسے گدی کے بل گرا دے گا' پھر اسے آگ میں پھینک دے گا اور جو قرآن کے پیچھے چلے گا قرآن اسے جنت الفردوس میں لے جائے گا' تم اس بات کی پوری کوشش کرو کہ قرآن تمہارا سفارشی بنے اور تم سے جھگڑا نہ کرے کیونکہ قرآن جس کی سفارش کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس سے قرآن جھگڑا کرے گا وہ آگ میں داخل ہوگا اور یہ جان لو کہ قرآن ہدایت کا سرچشمہ اور علم کی رونق ہے اور یہ رحمن کے پاس سے آنے والی سب سے آخری کتاب ہے' اس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ اندھی آنکھوں کو بہرے کانوں کو اور پردہ پڑے ہوئے دلوں کو کھولتے ہیں اور جان لو کہ بندہ جب رات کو کھڑا ہوتا ہے اور مسواک کر کے وضو کرتا ہے پھر تکبیر کہہ کر (نماز میں) قرآن پڑھتا ہے تو فرشتہ اس کے منہ پر اپنا منہ رکھ کر کہتا ہے اور پڑھ اور پڑھ تم خود پاکیزہ ہو اور قرآن تمہارے لئے پاکیزہ ہے اور اگر وہ وضو کرے لیکن مسواک نہ کرے تو فرشتہ اس کی حفاظت کرتا ہے اور اس تک محدود رہتا ہے اس سے آگے کچھ نہیں کرتا' غور سے سنو نماز کے ساتھ قرآن کا پڑھنا محفوظ خزانہ اور اللہ کا مقرر کردہ بہترین عمل ہے' لہٰذا جتنا ہو سکے زیادہ سے زیادہ قرآن پڑھو' نماز نور ہے اور زکوٰۃ دلیل ہے اور صبر روشن اور چمکدار عمل ہے اور روزہ ڈھال ہے اور قرآن تمہارے لئے حجت ہوگا یا تمہارے خلاف لہٰذا قرآن کا اکرام کرو اور اس کی توہین نہ کرو کیونکہ جو قرآن کا اکرام کرے گا اللہ اس کا اکرام کرے گا اور جو اس کی توہین کرے گا اللہ اس کی توہین کرے گا اور جان لو کہ جو قرآن پڑھے گا اور اسے یاد کرے گا اور اس پر عمل کرے گا اور جو اس میں ہے اس کا اتباع کرے گا تو اس کی دعا اللہ کے ہاں قبول ہوگی اگر اللہ چاہے گا تو اس کی دعا دنیا میں پوری کر دے گا ورنہ وہ دعا آخرت میں اس کے لئے ذخیرہ ہوگا اور جان لو کہ جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ ان لوگوں کے لئے بہتر اور ہمیشہ رہنے والا ہے جو ایمان والے ہیں اور اپنے رب پر توکل کرنے والے ہیں۔(حیاۃ الصحابہ' ص: ۳/۱۹۳)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قرآن کے حافظ میں مندرجہ ذیل نشانیاں ہونی چاہئیں جس سے وہ پہچانا جائے:

اس زمانے میں قرآن کا ہر حافظ قرآن کا عالم بھی ہوتا ہے' رات کو لوگ جب سو رہے ہوں تو وہ اللہ کی عبادت کر رہا ہو دن کو لوگ بغیر روزہ کے ہوں تو وہ روزہ دار ہو اور جب لوگ خوش ہو رہے ہوں تو وہ (امت کے غم میں) غمگین ہو اور جب

لوگ ہنس رہے ہوں تو وہ اللہ کے سامنے رو رہا ہو، اور جب لوگ آپس میں مل کر ادھر ادھر کی باتیں کر رہے ہوں تو وہ خاموش ہو اور جب لوگ اکڑ رہے ہوں تو وہ عاجز اور مسکین بنا ہوا ہو، اور اسی طرح حافظ قرآن کو رونے والا، غمگین حکمت والا، بردبار علم والا اور خاموش رہنے والا ہونا چاہئے اور بد سلوک، غافل، شور مچانے والا، چیخنے والا اور تیز مزاج نہیں ہونا چاہئے۔

اور ایک روایت میں یہ ہے کہ تم اس کی پوری کوشش کرو کہ تم بننے والے ہو (یعنی سنانے سے زیادہ اچھے لوگوں کی سنا کرو) اور جب تم سنو کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں:

"اے ایمان والو! تو اپنے کان اس کے حوالے کرو، (یعنی پورے غور سے اسے سنو) کیونکہ یا تو اللہ تعالیٰ خیر کے کام کا حکم دے رہے ہوں گے یا کسی برے کام سے روک رہے ہوں گے۔" (حیاۃ الصحابہ ص: ۲۶۵ / ۳)

حضرت جندب بجلی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "اللہ سے ڈرو اور قرآن پڑھو کیونکہ قرآن اندھیری رات کا نور ہے اور چاہے دن میں مشقت اور فاقہ ہو لیکن قرآن پڑھنے سے دن میں رونق آجاتی ہے اور جب کوئی مصیبت تمہارے مال اور تمہارے جسم میں سے کسی ایک پر آنے لگے تو کوشش کرو کہ مال کا نقصان ہو جائے اور جان کا نہ ہو اور جب مصیبت تمہاری جان اور دین میں سے کسی ایک پر آنے لگے تو کوشش کرو کہ جان کا نقصان ہو جائے لیکن دین کا نہ ہو۔" (حیاۃ الصحابہ ص: ۵۷۴ / ۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر تشریف لاتے تو: "قل ھو اللہ احد اور معوذتین قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس" پڑھ کر دونوں ہاتھوں پر دم کرتے اور انہیں چہرے بازو سینے اور جسم پر جہاں تک ہاتھ پہنچے پھیرتے جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری بڑھ گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس طرح کروں۔

(ایضاً ص ۳۱۴ / ۳)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے جبیر! کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ جب تم سفر میں جایا کرو تو تمہاری حالت سب سے اچھی اور تمہارا توشہ سب سے زیادہ ہو، میں نے کہا جی ہاں میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم یہ پانچ سورتیں پڑھا کرو قل یا ایھا الکفرون، اذا جاء نصر اللہ والفتح، قل ھو اللہ احد، قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہر سورۃ کے شروع میں بھی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھو اور آخر میں بھی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم فرماتے ہیں، حالانکہ میں غنی اور مالدار تھا لیکن میں جب سفر میں جایا کرتا تھا تو میں سب سے زیادہ خستہ حالت والا اور سب سے کم توشہ والا ہوتا تھا جب مجھے حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے یہ سورتیں سکھائیں اور میں نے انہیں پڑھنا شروع کیا تو میں سب سے اچھی حالت والا اور سب سے زیادہ توشہ والا ہو گیا اور پورے سفر میں واپسی تک میرا یہی حال رہتا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اس منبر کی لکڑیوں پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ "جو ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے گا اسے جنت میں جانے سے موت کے علاوہ اور کوئی چیز روکنے والی نہیں ہوگی اور جو بستر پر لیٹتے وقت پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اسے اس کے گھر پر اس کے پڑوسی کے گھر پر اس کے ارد گرد کے چند اور گھروں پر امن عطاء فرمائیں گے۔" (آمین ثم آمین)

(ایضاً ص ۳۱۶ / ۳)

O

قادیانیوں کی سازشوں کا محور سرزمین بہاولپور

ایک مختصر وقت میں مکمل کرے تو انصاف کے تقاضے درست طور پر حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

21 ...... مذکورہ مباحثہ کی وجہ سے عدالت سماعت کو اس ہدایت کے ساتھ کی ترجیحی طور پر مستعدی سے تین ماہ کی مختصر وقت میں سماعت مکمل کرے۔ درخواست خارج کی جاتی ہے، اس مقصد کے لئے عدالت روز بروز بنیاد پر سماعت کر سکتی ہے۔

22 ...... حکم سے علیحدگی سے قبل میں احتیاط کی ایک یادداشت (نوٹ) شامل کر سکتا ہوں" محمود احمد وغیرہ بنام سرکار (۱۹۹۵ ایس سی ایم آر ۱۲۴۲) کے مقدمہ میں قابل احترام عدالت عظمیٰ (سپریم کورٹ) کے مقولہ کی روشنی میں، کہ درج بالا قائم کی گئی رائے نوعیت کے لحاظ سے سرسری اور ابتدائی ہیں، یعنی درخواست ضمانت نمٹانے کے لئے عدالت سماعت کے سامنے سماعت کے دوران پیش کئے گئے مواد اور فریقین کی پیش کی گئیں شہادت کی روشنی میں اس کے اپنے آزاد نتیجہ پر آنے میں، کسی طرح عدالت سماعت کو پابند نہیں کرے گی،

سنایا گیا: 30-11-99

میاں نذیر اختر (جج)

حُرمتِ سُود

اِسلامی تعلیمات کی روشنی میں!

بابو شفقت قریشی سہام

اسلام کا معاشی نظام انسانوں کے دماغ کی اختراع نہیں بلکہ خالق کائنات کی ہدایات سے بنایا ہوا وہ نظام ہے جو عدل و انصاف پر مبنی ہے اور ہر فرد کی خوشحالی اور بھلائی کا ضامن بھی ہے' اسلام کا نظام معیشت نہ صرف انسانی فطرت کے بہت قریب ہے بلکہ اس میں اخوت' محبت' موافقت اور معاونت کے اصول بھی پائے جاتے ہیں۔ دین اسلام ایک کامل دین ہے اور اپنے نظام معاشیات کے ذریعہ ایک ایسا مفید اور نفع بخش پروگرام فراہم کرتا ہے جس پر عمل پیرا ہونے سے دنیا جنت ارضی کا روپ دھار لیتی ہے' یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ فرد کی انفرادی زندگی کی تکمیل اجتماعی زندگی کے بغیر ممکن نہیں اور صلاح و فلاح کا انحصار اجتماعی نظم میں مضمر ہے۔ خرید و فروخت اور لین دین ہماری تمدنی اور معاشرتی زندگی کا ایک لازمی جزو ہے' جس سے گریز ناممکن ہوتا ہے' لیکن اس سلسلہ میں وہ تمام راہیں مسدود کر دی گئی ہیں جن سے محنت اور معیشت کے لئے کی جانے والی جدوجہد بیکار ہو جائے۔ سرمایہ داری کی بڑی لعنت اور فساد معاش "سود" کو اسلام نے حرام قرار دے دیا ہے جو دولت بڑھانے کا بظاہر آسان مگر سراسر ناجائز طریقہ ہے اور معاشرہ کے غریب طبقہ کے لئے جان لیوا بھی ہے۔

قرض پر دیئے ہوئے اصل المال پر جو زائد رقم مدت کے مقابلے میں شرط اور تعین کے ساتھ لی جائے وہ "سود" کہلاتی ہے' جس کی بنیاد ظلم اور استحصال پر ہے' سود کے ذریعے معیشت پر چند افراد مسلط ہو جاتے ہیں جو دین اسلام کے لئے کسی طرح بھی پسندیدہ فعل نہیں ہوتا' چنانچہ مسلمانوں پر واضح کر دیا گیا ہے کہ اگر تم فلاح دارین چاہتے ہو تو سود کے حرام کاروبار سے بچو۔ اس سلسلے میں سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۳۰ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: "اے ایمان والو! سود در سود نہ کھاؤ اور اللہ سے ڈرو تاکہ فلاح پاؤ۔"

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ سودی کاروبار کو بری نظر سے دیکھا اس کی مذمت کی اور اس سے باز رہنے کی مسلمانوں کو سختی سے تاکید فرمائی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"ہر وہ قرض جو نفع کھینچتا ہے وہ بھی سود ہی کی ایک قسم ہے۔" (بیہقی)

سود خور' سود دینے والا' سودی دستاویز لکھنے والا اور دستاویز پر گواہی دینے والا لعنتی ہے اور اس پر اللہ کی طرف سے پھٹکار ہے (ارشاد نبوی ﷺ)

سود کی حرمت کے احکام تمام آسمانی مذاہب میں بھی موجود تھے کیونکہ سود کا تعلق ایک وسیع معاشی فساد سے ہے' اس لئے آسمانی کتب میں اس سے بچنے کی خاص طور پر تاکید کی گئی تھی لیکن بدقسمتی سے اسلام سے پہلے کے مذاہب خصوصاً عیسائیت اور یہودیت کے مذہبی ٹھیکیداروں نے ذاتی مفاد کی خاطر ان احکامات کو اہمیت نہ دی' جبکہ اسلام نے سود پر ضرب کاری لگا کر اس کو حرام قرار دے دیا۔ ابتداء میں مکہ مکرمہ میں ہی اس کے بارے میں احکامات جاری ہونے شروع ہو گئے تھے' جبکہ مدینہ منورہ پہنچنے کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سودی کاروبار کو قانوناً بند کر دیا تھا۔ حرمت سود کی آیت نازل ہونے کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام قوموں کو واشگاف الفاظ میں بتا دیا تھا کہ اگر کسی نے سودی کاروبار کیا تو اس سے معاہدہ ختم سمجھا جائے گا۔

مال و دولت کی محبت انسانی سرشت میں داخل ہے' یہی وجہ ہے کہ انسانی رجحان لازماً سود کی طرف مائل نظر آتا ہے اور وہ حلال و حرام کا امتیاز کئے بغیر سود کو مختلف طریقوں اور ناموں سے کھانے کی کوشش کرتا ہے' حالانکہ سود بے برکتی' خود غرضی' بخل' تنگ دلی' سنگ دلی' روحانی بے چینی' معاشرتی انتشار' باہمی نفرت اور طبقاتی کشمکش کو جنم دیتا ہے۔ دنیا بھر کے معاشی نظاموں کی بنیاد سود پر ہے جبکہ اسلامی نظام معیشت کی بنیاد زکوٰۃ پر ہے۔ بظاہر سود سے مال بڑھتا نظر آتا ہے اور نہ کوئی

دینے سے کم ہوتا نظر آتا ہے' لیکن درحقیقت ایسا نہیں ہے کیونکہ زکوٰۃ سے سکون اور اطمینان حاصل ہوتا ہے جبکہ سود سے بے سکونی اور بے اطمینانی کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے :

ترجمہ : "اللہ تعالیٰ نے سود کو حرام اور تجارت کو حلال کیا ہے۔"

یعنی اللہ تعالیٰ نے تجارت "بیع" کو حلال اور سود کو حرام قرار دے کر سود سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے۔ سود کو حرام قرار دینے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ سود ایک ایسی لعنت ہے جو معاشیات کے اعتدال کو درہم برہم کر کے رکھ دیتی ہے۔ سورۂ البقرہ کی آیت ۲۷۶ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے :

ترجمہ : "اللہ تعالیٰ سود اور سودی کاروبار کو مٹاتا ہے اور صدقات اور خیرات کو بڑھاتا ہے اور اللہ تعالیٰ ناشکرے گناہگار کو پسند نہیں فرماتا۔"

مذکورہ آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ سودی کاروبار کرنے والے ناشکر گزار بندوں کی مد میں بھی آتے ہیں اور گناہگار بھی ہوتے ہیں۔ عرب قبائل خیبر کے یہودیوں سے سود در سود پر قرض لے کر ذاتی ضرورتوں کو پورا کیا کرتے تھے' دیکھنے میں تو یہودی سرمایہ دار فائدے میں تھے مگر ان میں ارتکاز دولت کے علاوہ اخلاقی بیماریاں پیدا ہو گئی تھیں حالانکہ ان کی کتاب اور شریعت میں بھی ان کو سودی کاروبار سے منع کیا گیا تھا۔

اسلام نے تجارت کی کمائی کو نہ صرف حلال اور ربا یعنی سود کی کمائی کو حرام قرار دیا بلکہ سود خوروں کے خلاف اعلان جنگ بھی کیا اور سودی کاروبار کو چھوڑ دینے کا حکم بھی دیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

ترجمہ : "اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور جو کچھ سود بقایا رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو اگر تم ایمان والے ہو' لیکن اگر تم نے ایسا نہ کیا تو خبردار ہو جاؤ جنگ کے لئے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے اور اگر تم توبہ کر لو گے تو تمہارے اموال تمہارے ہی ہیں نہ تم (کسی پر) ظلم کرو گے اور نہ تم پر (کسی کا) ظلم ہو گا اور اگر (قرضدار) تنگ دست ہو تو اسے مہلت دو آسودہ ہونے تک اور اگر (قرض) معاف کر دو تو تمہارے حق میں اور بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔" (سورۂ البقرہ : ۲۷۸ '۲۸۰)

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ارشادات عالیہ کی روشنی میں لوگوں کو سودی کاروبار سے توبہ کرنے کی بار بار تلقین فرمائی کیونکہ سودی کاروبار سے روزی ناپاک ہو جاتی ہے۔ آیت ۲۷۹ کے نزول کے بعد سودی کاروبار ایک فوجداری جرم کی حیثیت اختیار کر گیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب قبائل اور نجران کے عیسائیوں کو خبردار کر دیا کہ سودی کاروبار سے باز آجاؤ ورنہ ان کے خلاف اعلان جنگ کر دیا جائے گا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی مذکورہ آیت کے آخری حصہ کے احکام کے بارے میں رائے یہ ہے کہ دارالسلام میں جو شخص سود کھائے اسے توبہ پر مجبور کیا جائے' اگر باز نہ آئے تو اسے قتل کر دیا جائے' جبکہ دوسرے فقہائے کہا ہے کہ اسے قید کر دیا جائے اور اس وقت تک رہا نہ کیا جائے جب تک وہ سودی کاروبار سے توبہ نہ کرے۔

اللہ تعالیٰ نے سود کو سنگین جرم اس لئے قرار دیا ہے کہ یہ امیر کو امیر تر اور غریب کو غریب تر بنا دیتا ہے اور پسماندہ طبقے کو مزید پسماندہ بنا کر اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے قابل نہیں چھوڑتا۔ آج جبکہ سود کی تباہ کاریاں دنیا پر چھائی ہوئی ہیں' قرآن حکیم فرقان حمید بار بار یاد کرا رہا ہے کہ بیع تجارت حلال ہے اور سود حرام ہے' اس لئے اسے چھوڑ دو اور یہ بھی چھوٹ دی گئی ہے کہ توبہ کرنے سے پہلے جو سود کھالیا یا سودی کاروبار کر لیا اس کی معافی ہے بشرطیکہ آئندہ کے لئے باز آجاؤ۔ اس سلسلے میں سورۂ البقرہ کی آیت ۲۷۵ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے :

ترجمہ : "پھر جس کسی کو نصیحت اس کے پروردگار کی طرف سے پہنچ گئی اور وہ باز آگیا تو اسے حلال ہے جو پہلے دے چکا اور اس کا معاملہ اللہ کے حوالہ رہا اور جو کوئی ایسی حرکت اب پھر کرے گا تو وہ دوزخی ہے اس میں ہمیشہ پڑا رہے گا۔"

سپریم کورٹ آف پاکستان نے حکومت اور بینکاروں کی اپیل مسترد کرتے ہوئے وفاقی شریعت کورٹ کے فیصلے کو برقرار رکھا ہے جس میں سود اور سودی کاروبار کو حرام قرار دیا گیا تھا۔ فیصلے میں کہا گیا ہے کہ سود کی تمام چھوٹی بڑی صورتیں جو کسی بھی انداز میں زیر عمل لائی گئی ہیں شرح سود کم ہو یا زیادہ' ادائیگی نقد ہو یا کھاتے میں جمع ہوتی چلی جائے ناجائز ہے۔ بنچ میں شامل تمام ججوں کا یہ متفقہ فیصلہ قرار دیا گیا۔ اعلیٰ عدالتوں کی جانب سے پچاس برس سے رائج سودی نظام کو قرآن و سنت سے متصادم قرار دینے سے یہ حقیقت کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ پانچ برس تک قرآن و سنت کے خلاف کام کیا گیا' احکام خداوندی اور شریعت محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو جان بوجھ کر قابل عمل نہیں سمجھا گیا پھر بھی ہم خود کو مسلمان کہلوانے پر بضد ہیں اور سپریم کورٹ کے واشگاف فیصلے کے باوجود سودی کاروبار کو جاری رکھے ہوئے ہیں اور مستقبل قریب میں سود سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے کوئی منصوبہ بندی نہیں کی جا رہی ہے۔

(انتہائی غور طلب معاملہ ہے)

آخری قسط

مفتی محمد عمر فاروق جاٹ پور

اسلامی معاشرہ میں صحافیوں کا کردار

قرآن وسنت کی روشنی میں

آپ کی نگاہ اس تھوڑی سی زائد آمدنی پر ہے جو اس قسم کے فحش اور عریاں مضامین اور اشتہارات کے ذریعے حاصل ہوتی ہے' لیکن خدا کے لئے سوچئے...... کہ کیا یہ تھوڑی سی زائد آمدنی جو مسلسل نئی نسل کے اخلاق تباہ اور ذہن برباد کر رہی ہے' ضمیر کو سکون اور روح کو قرار عطا کر سکتی ہے؟ یہ ساری آمدنی اور اس کے ذریعے تعمیر ہونے والے عشرت کدے تو بالآخر یہیں کے یہیں رہ جائیں گے' لیکن آخرت میں اس کے سنگین نتائج اور دنیا میں انمٹ بدنامی کبھی ساتھ نہیں چھوڑ سکتی۔

لہذا خدا کے لئے اپنے اخبارات' رسائل و جرائد پر نظر ثانی کیجئے ان میں اخلاقی جرائم کی خبریں' فحش مضامین اور ماڈل گرلز کے اترائے ہوئے پوز کو عریانی پر مائل کرنے کے بجائے ان میں علم و آداب کا پاکیزہ مذاق پروان چڑھایئے اور ان میں ایک ایسا مستحکم ملی شعور پیدا کیجئے' جو اس قوم کو خودداری' غیرت و حمیت اور تعمیر کی راہ پر گامزن کر سکے۔

دنیائے صحافت کے سنہری اصول:

صحافیوں اور ادیبوں کی قرآن حکیم نے قدم قدم پر راہنمائی کی ہے تاکہ ان کے قلم جس کی عصمت و حرمت کی قسم خود رب ذوالجلال نے کھائی ہے۔ حالات و واقعات کے دھارے میں بہہ کر بے قابو نہ ہو جائے اور محض سنی سنائی باتوں کی بنیاد پر اپنے قلم کا استعمال نہ کریں' بلکہ ایک ایک لفظ لکھنے سے پہلے احساس ذمہ داری کے ساتھ اس کی تصدیق کر لیا کریں۔

چنانچہ رب ذوالجلال کا فرمان عالی شان ہے جس کا مفہوم:

"اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو تحقیق کر لیا کرو' ایسا نہ ہو کہ تم کسی گروہ کو بے جانے بوجھے نقصان پہنچادو اور پھر اپنے کئے پر پچھتاؤ۔"

یہ بات اچھی طرح ذہن نشین رہے کہ

محض سنی سنائی باتوں کی بنیاد پر اپنے قلم کا استعمال نہ کریں بلکہ ایک ایک لفظ پوری تصدیق کے بعد احساس ذمہ داری سے لکھیں

کبھی کبھی اور اگر صحافی کی طبیعت میں لاابالا پن ہو تو خبر گلے بھی پڑ جایا کرتی ہے' جس کے نتائج' بھرے بازار میں جسمانی تشدد' بے عزتی اور عدالتوں کے کیسز میں الجھنے کے ساتھ ساتھ گہری دشمنی کی صورت میں ظاہر ہوا کرتے ہیں۔

قصہ مختصر یہ کہ میڈیا پر یا اخباری اداروں میں کام کرنے والے احباب یہ تمام چیزیں مد نظر رکھیں اور اسلامی معاشرے کی تشکیل و تعمیر میں جہاں مختلف شعبہ ہائے زندگی سے وابستہ افراد پر متعین ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں' وہیں ذرائع ابلاغ سے وابستہ صحافیوں اور ادیبوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ پہلے خود اپنی ذمہ داریوں کا شعور حاصل کریں اور پھر ان کی روشنی میں مسلم معاشرے کی اصلاح کے لئے ایک داعی اور مبلغ کردار ادا کریں۔ قائداعظم محمد علی جناح نے ذرائع ابلاغ سے وابستہ افراد سے خطاب کرتے ہوئے بڑے پتے کی بات کہی تھی کہ:

"قوم کی ترقی اور فلاح و بہبود کے لئے صحافت ایک اہم ضرورت ہے کیونکہ زندگی کے تمام شعبوں میں سرگرمیوں کو آگے بڑھانے کے لئے صحافت ہی وہ واحد ذریعہ ہے جو قوم کی راہنمائی کرتی ہے اور رائے عامہ کو تشکیل دیتی ہے۔"

اسلامی معاشرے میں ادیبوں اور صحافیوں کے کردار کا تعین کرنے کے لئے ضروری ہے کہ قرآن وسنت نے ذرائع ابلاغ کے لئے جن حدود و قیود کا ذکر کیا ہے' بحیثیت مسلمان' ادیب اور صحافی انہیں حرز جاں بنائے۔

ایک اسلامی' فلاحی معاشرے میں صحافی

اور ادیب کی حیثیت مبلغ اور داعی کی سی ہوتی ہے اس لئے اسے اپنی ادبی و صحافتی ذمہ داریوں کو ادا کرتے ہوئے درج ذیل چیزوں کو پیش نظر رکھنا چاہئے:

□ صحافت ملک و قوم کی خدمت اور معاشرے کی اصلاح اور روح انسانیت کی پاکیزگی کے لئے کی جائے' یہ ایک قلمی جہاد ہے اور جہاد سمجھ کر ہی امور صحافت کو انجام دیا جائے۔

□ قول و فعل میں تضاد نہیں ہونا چاہئے۔

□ حق کی گواہی کو چھپانے اور جھوٹ بولنے اور لکھنے سے احتراز کرنا چاہئے۔

□ مصائب و مشکلات سہنے کا حوصلہ اور ہمت و جرأت اپنے اندر پیدا کیجئے کیونکہ اکثر حق بات کہنے اور لکھنے میں بڑے دل گردے کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔

□ حق کہنے اور لکھنے کے بعد اس کی تردید نہ کریں اور نہ ہی گھبرائیں' انجام اللہ پر چھوڑ دیں۔

□ غلطی ہو جانے کی صورت میں فوراً تردید بھی کریں اور ساتھ ہی معذرت بھی اور کوشش کریں کہ آئندہ یہ غلطی دوبارہ نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ سے بھی معافی مانگیں۔

□ کسی کی کمزوری سے ناجائز فائدہ مت اٹھائیں نہ ہی کسی کو بلیک میل کریں۔

□ مظلوموں کا ساتھ دیں اور ان کی پوری پوری مدد کریں۔

□ حقوق اللہ اور حقوق العباد کو پہچانیں اور اس کے لئے معاشرے کے اچھے نیکوکار لوگوں کی صحبت اختیار کریں اور ان سے راہنمائی لیں۔

□ معاشرے کی اصلاح کے ساتھ ساتھ اپنی ذات کی اصلاح بھی کریں۔

□ تحریروں میں سنسنی خیزی پیدا کرنے سے اجتناب کریں۔

□ ٹیبل نیوز ہرگز ہرگز نہ بنائیں' یہ آپ کی شخصیت اور ادارے کے لئے انتہائی نقصان دہ ہے۔

□ میڈیا اور خبر رساں ادارے کی بدنامی' اپنی بدنامی اور ادارے کی نیک نامی میں اپنی نیک نامی سمجھیں۔

□ جھوٹ اور سچ کو ملا کر مبالغہ آرائی نہیں کرنی چاہئے۔

□ کسی بھی حال میں ذاتی مفادات کو قومی مفادات پر ترجیح نہ دیں۔

□ اپنی تحریروں میں مثبت رویہ اپنائیں اور بلاوجہ کسی کی ذات یا حکومت کو نشانہ تنقید نہ بنائیں اور وقت ضرورت جائز اور صحت مندانہ تنقید کریں۔

□ اپنے آپ کو کسی بھی سیاسی' مذہبی' لسانی اور گروہی پارٹی سے منسلک نہ کریں اور مکمل طور پر غیر جانبدار رہیں آپ کی خبروں اور تحریروں میں بھی غیر جانبداری ہونی چاہئے۔

□ قلم کی عصمت و آبرو کو ماں اور بہن کی عصمت و آبرو کی طرح مقدس و محترم سمجھیں۔

□ فحاشی' بے حیائی اور عریانی پھیلانے سے اجتناب کریں اور جو اس کا ارتکاب کرے اس کے خلاف قلمی جہاد کریں۔

□ اپنے اندر اسلامی حمیت و غیرت پیدا کریں' خلاف اسلام اور اسلامی معاشرہ کے خلاف چلنے والی تحریروں اور خبروں کو شائع نہ کریں اور اگر کوئی ادارہ اس قسم کی گھٹیا حرکت کر کے اسلام اور عالم اسلام کو بلیک میل کرنے کی کوشش کرے تو نہ صرف ان کا مقابلہ کیجئے بلکہ اپنی موثر اور جاندار تحریروں کے ذریعے ان کو منہ توڑ جواب دے کر اسلام اور عالم اسلام کا دفاع اور وقار کو بلند کیجئے۔

□ معاشرے میں سیاسی عدم استحکام پیدا کرنے والی بلکہ ہر قسم کی افواہیں پھیلانے سے احتراز کریں۔

□ کسی کے ساتھ بداخلاقی اور زیادتی نہ کریں۔

□ سچائی کے اظہار کے لئے کسی قسم کا سیاسی یا سماجی دباؤ قبول نہ کریں۔

□ لوگوں کی نجی زندگی کو اپنی تحریروں اور خبروں کا موضوع بنا کر اسکینڈل تخلیق نہ کریں اور نہ ہی صحافت کو کاروباری پیشہ یا صنعت بنا کر لوٹ مار کا بازار گرم کریں۔

□ محض سنی سنائی باتوں پر اپنی رائے قائم کر کے عوام کو گمراہ نہ کریں۔

□ اپنے قلم کی طاقت سے معاشرے میں بگاڑ پیدا کرنے والی تمام برائیوں کے خلاف عوام کو جہاد پر آمادہ کریں۔

□ ہر صحافی اور ادیب کا دینی اور دنیاوی لحاظ سے مناسب تعلیم یافتہ ہونا ضروری ہے کیونکہ مندرجہ بالا خبریں اور احساس ذمہ

داری محض اس شخص میں پیدا ہو سکتی ہے جو مناسب تعلیم والا ہو محض انگوٹھا چھاپ ' بلیک میل صحافی نہ ہو 'جو پریس کارڈ حاصل کر کے لوگوں پر رعب جھاڑتا پھرے میں بذاتِ خود کئی ایسے نام نہاد صحافیوں کو جانتا ہوں اور دلچسپ بات یہ ہے کہ ایسے صحافی خود بھی اپنے اداروں کے ہاتھوں بلیک میلنگ کا شکار رہتے ہیں اور دوسروں سے خبریں لکھوا کر اداروں میں بھیجتے ہیں اور اپنے نام سے مضامین شائع کراتے ہیں 'پھر ان کی حیثیت ادارے میں کیا ہو گی ؟وہ مشہور شاعر اکبر الہ آبادی مرحوم کے درج ذیل شعر میں ظاہر ہے۔

اپنی گرہ سے کچھ نہ مجھے آپ دیجئے
اخبار میں تو نام میرا چھاپ دیجئے

□ معاشرے کے بہتر مفاد کے لئے اپنے اخلاق اپنی تحریر اور اپنے طرز انداز کو بہتر سے بہتر بنایئے اور میدان صحافت میں خود کو مثالی صحافی کے طور پر پیش کیجئے۔

□ عوام کو اطلاعات فراہم کرتے وقت لوگوں کے مرتبہ 'خلوت اور حقوق کا احترام مدِ نظر رکھئے۔

□ کسی کے خلاف میڈیا پر خبر نشر کرتے یا اخبارات و رسائل میں شائع کرنے سے قبل اس کو دو مرتبہ مہلت دیتے ہوئے تنبیہ بھی کریں اور سنبھلنے کا موقع دیں 'پھر بھی وہ اگر اپنی حرکات سے باز نہ آئے تو پھر اس کے خلاف کھل کر لکھیں 'آپ کا یہ عمل غیر جانبدارانہ عمل ہے اور لوگوں کی اصلاح کا موثر ترین ذریعہ ہے۔

□ رشوت نہ لیں اور یہ شعر اچھی طرح ذہن نشین کر لیں۔

رشوت لینا جس کا کام
ذلیل کمینہ اس کا نام

□ خبر نشر کرنے یا شائع کرنے سے قبل اس خبر کا پروف رکھیں تاکہ بعد میں آپ کو یا آپ کے ادارے کو کوفت کا سامنا نہ کرنا پڑے ورنہ نہ صرف آپ بے شمار مسائل میں الجھ جائیں گے بلکہ ادارے میں بھی آپکا گراف گر جائے گا۔

□ صحافی اور ادیب کا کام لکھنا اور خبریں اور مضامین اداروں کو بھیجنا ہے نہ کہ چھاپنا لہٰذا جب بھی آپ کسی خبر یا مضامین کسی ادارے کو اشاعت یا نشر کرنے کی غرض سے بھجوائیں تو اس کے نشر ہونے یا چھپنے چھپوانے یا نشر ہونے کا وعدہ ہر گز نہ کریں 'یہ ادارے کی صوابدید پر ہوتا ہے 'وہ چاہیں تو نشر یا شائع کر دیں گے ورنہ نہیں۔

□ اپنے معتبر ذرائع کا پورا پورا احترام کریں اور بلاوجہ ان کو ظاہر بھی نہ کریں۔

□ اگر کوئی بات کوئی شخص آپ سے آف دی ریکارڈ کہہ کر کرے تو اس کو ہر گز شائع نہ کریں۔

□ صحافت کے ضابطہ اور اخلاق کا اہم ترین اصول یہ ہے کہ ان لوگوں سے رشوت ' کمیشن 'تحفہ یا کسی بھی قسم کی حمایت حاصل نہ کریں جو آپ کی جانب سے نشر ہونے والی بات یا شائع ہونے والی خبر سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں 'ایک اچھے صحافی کو تحفہ یا کسی بھی رقم کے عوض بکنے کی ہر کوشش کے خلاف مزاحمت کرنی چاہئے۔

کمیشن کے لئے ہو نہ ہو واہ کے لئے
ہو تیری صحافت دل آگاہ کے لئے
ہے یہ دعا کہ ترک فضولی نصیب ہو
جو کچھ بھی لکھا ہو فقط اللہ کے لئے

□ صحافی برادری کا آپس میں شہری 'تحصیلی ' ضلعی و صوبائی اور اس کے بعد ملکی سطح پر مکمل اتحاد اور اتفاق ہو اور ہر ایک کے دکھ درد اور غم میں شریک ہوں۔

□ اسلامی معاشرے کو پروان چڑھانے کے لئے اپنی تحریروں اور خبروں کے ذریعے اسلامی اقدار قرآن و سنت کی تعلیمات 'نیک لوگوں 'بزرگان دین 'اولیاء کرام کی صحت مندانہ خبروں اور بیانات کو ترجیح دیں اور ان کا پورا پورا احترام کریں۔

□ اچھے مضامین عمدہ تحریریں شائع کریں اور ان کا پورا ادب و احترام کریں۔

□ اخبارات کو شائع کرنے 'پھاڑنے یا گلی کوچوں میں پھینکنے سے گریز کریں کیونکہ ان میں انہی تعلیمات کے علاوہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء مبارک ہوتے ہیں۔ مضمون بہت طویل ہو گیا ہے ' اس لئے اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو عمل کی توفیق دے۔

(آمین ثمہ آمین)

مطالب ہیں بہت وقت دعا کچھ کہہ نہیں سکتا
الٰہی فضل کر اس کے سوا کچھ کہہ نہیں سکتا

☆☆......☆......☆☆

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تبلیغی سرگرمیاں

پشاور (نمائندہ خصوصی) پاکستان کی تمام دینی جماعتوں اور مختلف مکاتب فکر کی نمائندہ تنظیم مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے امیر قائد ملت اسلامیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالی سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کی اپیل پر ملک کے دوسرے حصوں کی طرح پشاور اور ملحقہ علاقہ میں بھی تحفظ ناموس رسالت کے متعلق حکومتی پیدا کردہ پیچیدگیوں کے خلاف بھرپور انداز میں یوم احتجاج منایا گیا، علماً کرام اور خطباً حضرات نے اپنے خطبہ جمعہ میں ناموس رسالت کے تحفظ کے موضوع پر قرآن و حدیث اور مختلف مکاتب فکر کے نظریات کی روشنی میں تحفظ ناموس رسالت اور گستاخ رسول کے متعلق شرعی سزا بیان کرتے ہوئے کہا کہ گستاخ رسول کی سزا کے متعلق محدثین عظام اور علماً متاخرین نے قرآن و سنت کے عین مطابق ہمیشہ ایک ہی متفقہ رائے کا اظہار فرماتے ہوئے شاتم رسول کو اس جرم میں قتل کرنے کی سزا کے شرعی حکم کا اعلان کیا اور شاتم رسول کی عدم قبول توبہ کے متعلق بھی مکمل تصریحات شریعت اسلامیہ کے مستند کتب کے ذخیرہ میں موجود ہیں نیز امت مسلمہ کی درخشندہ تاریخ گواہ ہے کہ عزت اور ناموس رسالت کے تحفظ کی پاسبانی میں پوری امت نے کبھی بھی کسی قسم کی کوتاہی نہیں کی اور نہ ہی مستقبل میں کسی قسم کی کوتاہی کا تصور کیا جا سکتا ہے۔

علماً کرام نے کہا کہ ہر دور میں ابوجہل اینڈ پارٹی کے افراد مسیلمہ کذاب، اسود عنسی، مرزا کذاب قادیانی رشدی اور گوہر شاہی کی صورت میں پیدا ہوتے رہے ہیں اور رب کائنات نے ان کے مقابل عشق صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، غیرت فاروقیؓ، شجاعت حیدر کرارؓ، شہادت عثمان ذی النورینؓ و شہداً کربلاً غازی علم الدین شہیدؒ اور غازی عبدالقیوم ہزاروی شہیدؒ کے وارث جرأت و بہادری کے پیکر پیدا کرتا رہے گا۔ علماً اور خطباً نے حکومت کے بعض ذمہ دار حضرات کی طرف سے توہین رسالت کے مقدمہ پیدا کردہ رکاوٹوں پر تبصرہ کرتے ہوئے سخت الفاظ میں اس پر تنقید کی اور مذمتی قراردادوں کے ذریعہ اس رکاوٹوں کو مسترد کرتے ہوئے اعلان کیا، ناموس رسالت کا تحفظ کسی دنیاوی اور انسانی آئین کا محتاج نہیں، ہر مسلمان اپنے سب کچھ کو نچھاور کر کے ناموس رسالت عقیدۂ ختم نبوت اپنے زور بازو اور قوت ایمانی سے کرتا جانتا ہے اور کر سکتا ہے اور کرے گا۔ خطباً کرام نے مسلمانوں سے عہد لیا کہ وہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے حکم پر اس سلسلہ میں ہر قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

اس موقع پر حکومت سے پرزور الفاظ میں مطالبہ کیا گیا ناموس رسالت کے نازک اور حساس مسئلہ کو چھیڑ کر عالم اسلام کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنے اور حکومت کے لئے مشکلات پیدا کرنے سے گریز کرے۔

علماً نے تعلیمی اداروں کے نصاب اسلامیات میں تحریف کرنے کی پرزور مذمت کرتے ہوئے اس سنگین حرکات کے مرتکب لادین عناصر کی فوری گرفتاری اور انہیں سخت سزا دینے کا بھی مطالبہ کیا۔ جامع مسجد قاسم علی خان، جامع نمک منڈی، جامع آسیا، جامع مسجد ڈبگری، جامع مسجد کرم شاہ، جامع مسجد نوشو، جامع مسجد ہشتنگری، جامع مسجد گل بہار، جامع گنج علی خان، جامع مسجد دلاور خان، جامع مسجد قبا صدر، جامع مسجد گل فقیر احمد، جامع مسجد سول کوارٹرز، جامع مسجد کچہری گیٹ، جامع مسجد ریشم گراں، جامع مسجد دارالعلوم، جامع مسجد مہابت خان، جامع مسجد حوزی گیٹ، جامع مسجد موچی پاڑہ، جامع مسجد فقیر آباد، جامع مسجد افغان کالونی، جامع چڑ دیکویاں اور پشاور کی دیگر مساجد کے علاوہ نوشہرہ، پبی، رسالپور، مردان، چارسدہ، تنگی کے علاوہ صوبہ سرحد کے تمام بڑے شہروں اور قصبات تک کے غیور مسلمانوں نے بھی احتجاجی قراردادیں منظور کر کے ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے جانی مالی قربانی کا عہد کیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

پشاور کا اہم اجلاس و قراردادیں

پشاور (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پشاور کا اہم اجلاس گزشتہ روز جامع مسجد قاسم علی خان قصہ خوانی میں زیر۔

صدارت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی منعقد ہوا۔ جس میں دیگر اراکین کے علاوہ مجلس کے ناظم اعلیٰ مولانا نورالحق نور، ناظم تبلیغ مولانا سید امام شاہ، ناظم نشرواشاعت مولانا اکرام اللہ جان قاسمی اور سیکریٹری مالیات حاجی فضل حسین نے شرکت کی۔

اجلاس میں شریک علماً کرام اور اراکین نے عمومی طور پر اس اضطراب اور تشویش کا اظہار کیا کہ حکومت نے توہین رسالت کے قانون میں ترمیم کر کے پیچیدگیاں اور غلط فہمیاں پیدا کر دی ہیں۔ اس ترمیم کے بعد اب توہین رسالت کے مرتکب مجرم کے خلاف جب تھانہ میں کوئی رپورٹ درج کرانے جائے گا تو تھانیدار از خود ایف آئی آر درج کرانے کا مجاز نہیں ہوگا جب تک کہ ڈپٹی کمشنر اس کو اجازت نہ دے۔ اراکین نے متفقہ طور پر اس ترمیم کو مسترد کیا اور کہا کہ توہین رسالت کے قانون کا سابقہ طریقہ کار بحال کیا جائے۔

اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مفتی شہاب الدین نے کہا کہ طاغوتی طاقتیں ہمیشہ سے دین حق کے خلاف برسرپیکار رہی ہیں اور ان کی کوشش رہی ہے کہ حق کو صفحہ ہستی سے مٹا کر باطل کی ترویج واشاعت کی جائے مگر یہ ناممکن ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے حق کو قائم رکھنے اور باطل کو مٹانے کے لئے ہر دور میں علماً حق کی ایک جماعت کو وجود بخشا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج بھی یہی باطل قوتیں مختلف روپ میں دین حق کے خلاف متحرک ہیں جن میں ایک فتنہ قادیانیت ہے۔ اللہ نے چاہا تو بہت جلد اس فتنہ کی عمارت پیوند زمین ہو جائے گی۔

مجلس کے ناظم اعلیٰ مولانا نورالحق نور نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی باوجودیکہ سرکاری طور پر کافر اور مرتد قرار دیے جا چکے ہیں اور ان کا دجل پورے عالم پر آشکارا ہو چکا ہے پھر بھی یہ باطل فرقہ اپنے مذموم مقاصد کو پروان چڑھانے کے لئے مختلف جگہوں میں اپنے باطل دین کی تبلیغ کر رہا ہے اور سادہ لوح مسلمانوں کو سبز باغ دکھا کر سنہری جال میں پھنسانے کی کوشش کر رہا ہے، انہوں نے تشویش ظاہر کی کہ کرک، مردان اور حیات آباد سے ہمیں اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ قادیانی وہاں پر سرگرم عمل ہیں، انہوں نے مسلمانوں سے اپیل کی کہ اگر ان کے علاقہ میں قادیانی سرگرم عمل ہیں تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کے تقاضا کے پیش نظر وہ مجلس تحفظ ختم نبوت پشاور کو اطلاع کر دیں نیز اس ضمن میں مجلس کا لٹریچر خط لکھ کر یا دستی طور پر مفت حاصل کریں۔

مجلس کے ناظم تبلیغ مولانا سید امام شاہ نے کہا کہ علماً امت کی ذمہ داری ہے کہ وہ عوام الناس کو اس فتنہ سے آگاہ کریں۔ ان کے باطل عقائد کی نشاندہی کرائیں اور ان کے عقیدے کا تحفظ کریں، اس سلسلے میں علماً کرام کو چاہئے کہ اپنے جمعہ وعیدین کے خطبوں میں اور یومیہ قرآن وحدیث کے درسوں میں عقیدۂ ختم نبوت کی وضاحت کریں۔

اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مجلس کے ناظم نشرواشاعت مولانا اکرام اللہ جان قاسمی نے کہا کہ طاغوتی طاقتوں کے خلاف آہنی پنجہ سے نمٹنے کے لئے اب جہادی جذبہ کے تحت میدان میں اترنا پڑے گا کیونکہ ہر باطل قوت کو ختم کرنے کے لئے قربانیوں کی ضرورت ہوا کرتی ہے اور جب تک مالی و جانی قربانی نہیں دی جائیگی باطل قوتیں کبھی ختم نہیں ہوں گی۔ انہوں نے کہا کہ انگریزوں نے برصغیر میں اپنی غاصبانہ حکومت کو دوام بخشنے اور مسلمانوں میں سے جذبہ جہاد ختم کرنے کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کا پودا کاشت کیا، انہوں نے کہا کہ الحمدللہ نہ یہاں انگریز کی حکومت رہ سکی اور نہ جھوٹی نبوت کی گاڑی چل سکی، مگر اس شجرۂ خبیثہ کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کے لئے میدان عمل میں اترنا پڑے گا انہوں نے عندیہ دیا کہ میں اپنی ساری زندگی اس مقدس مشن کے لئے وقف کر چکا ہوں اور دوسرے مسلمانوں سے بھی درخواست کروں گا کہ وہ اس مشن کو آگے بڑھانے کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر دیں۔

مجلس کے خازن حاجی فضل حسین نے گزشتہ سال کے آمد و خرچ کا گوشوارہ پیش کیا اور مختلف تبلیغی لٹریچر اور اسفار پر جو اخراجات آئے ہیں اس کی تفصیل بتائی انہوں نے یہ بھی بتایا کہ گزشتہ ایک سال کے دوران مجلس کے ذمہ داران نے کن کن علاقوں کے دورے کئے اور اس کے کیا مثبت نتائج برآمد ہوئے۔

اجلاس میں ختم نبوت کے مبلغین مولانا جمال اللہ الحسینی سندھ، مولانا سید ممتاز الحسن شاہ پنجاب اور مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیزالرحمن جالندھری کی ہمشیرہ کے وفات پانے پر ان کے حق میں دعائے مغفرت کی گئی اور پسماندگان سے تعزیت کی گئی۔

آخر میں اجلاس نے جو قراردادیں متفقہ طور پر منظور کیں وہ مندرجہ ذیل ہیں:

☆ اجلاس نے توہین رسالت کے قانون کے طریقہ کار میں ہر قسم کی تبدیلی کو مسترد کرتے ہوئے سابقہ طریق کار کو بحال کرنے پر زور دیا۔

☆ اجلاس نے مطالبہ کیا کہ آئین کی اسلامی دفعات کو پی سی او میں شامل کرنے کا

جلد سے جلد اعلان کیا جائے۔

☆ اجلاس نے قادیانیوں کی جاری سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار کیا اور مطالبہ کیا کہ اس قسم کی اسلام دشمن اور خلاف قانون سرگرمیوں کا فی الفور نوٹس لیا جائے۔

☆ اجلاس نے دینی مدارس، دینی مدارس کے نصاب اور مجاہدین اسلام کے خلاف منصوبہ بندیوں کی پرزور مذمت کی اور اسے بیرونی سازش کا حصہ قرار دیا گیا۔

☆ اجلاس نے تشویش کا اظہار کیا کہ سرحد ٹیکسٹ بک بورڈ نے ابتدائی جماعتوں کی کتابوں میں مبینہ غفلت اور لاپرواہی برت کر آیات قرآنی اور نماز کے الفاظ کو توڑ مروڑ کر پیش کیا ہے جس کی وجہ سے وہ خدا اور رسول کے علاوہ حکومت پاکستان اور پوری قوم کے مجرم ہیں۔ اجلاس نے مطالبہ کیا کہ ان کتابوں کو فوراً تبدیل کیا جائے اور ملوث افراد کو سزا دی جائے۔

☆ اجلاس نے اس بات پر بھی تشویش کا اظہار کیا کہ سرکاری اسکولوں سے پہلے جماعت اول و دوم اور اس سال جماعت سوم کی دینیات کی کتاب ختم کر دی گئی ہے، اجلاس نے اسے سازش قرار دیا کہ اس طرح پرائمری سے دینیات کو ختم کر کے معلمین دینیات کو فارغ کرنے کا پروگرام بنایا جا رہا ہے تاکہ ایک طرف دینی طبقہ کو معاشی لحاظ سے مفلوج کر دیا جائے اور دوسری طرف نونہالان قوم کی دینی و ذہنی آبیاری کے راستے بند کر کے ان کو انگریزی بودوباش کے سانچے میں ڈھالا جا سکے، اجلاس نے مطالبہ کیا کہ پرائمری کی ہر جماعت میں دینیات کی مستقل کتاب کو فوراً رائج کیا جائے۔

☆☆............☆☆

قانون توہین رسالت میں تبدیلی ہرگز قبول نہیں

(عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قصور)

قصور (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قصور کا ایک ہنگامی اجلاس جامع مسجد گنبد والی میں بعد نماز عشق بروز منگل منعقد ہوا۔ ۲۵/اپریل قاری حفیظ الرحمٰن کی زیر صدارت چوہدری فضل حسین صاحب، نے غرض وغایت ضلع قصور کے مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا عبدالرزاق شجاع آبادی نے بیان کی متفقہ طور پر کارروائی پاس ہوئی کہ قانون توہین رسالت میں تبدیلی ہرگز قبول نہیں۔ جس میں حکومت کی طرف سے قانون ناموس رسالت میں کی گئی ترمیم کہ جس میں ڈی سی کی اجازت کے بغیر توہین رسالت کا مقدمہ درج نہ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے کی شدید مذمت کی گئی اور اس فیصلہ کو فی الفور واپس لینے کا مطالبہ کیا گیا۔ شرکا اجلاس نے کہا کہ ہم قانون تحفظ ناموس رسالت کو غیر مؤثر بنانے کی ہر کوشش کو ناکام بنادیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں پر زبردستی قانون لاگو کیا گیا تو مسلمان غازی علم الدین شہید کے راستے پر چل کر توہین رسالت کرنے والوں کو خود اپنے ہاتھوں سے پھانسیاں دیں گے، مسلمان ہر چیز برداشت کر سکتا ہے لیکن توہین رسالت برداشت نہیں کر سکتا، کیونکہ محبت رسول ہی ہمارا سب سے بڑا سرمایہ ہے نیز قصور کی انتظامیہ کو آگاہ کیا گیا کہ انجمن سرفروشان قصور کے عہدیداران، اراکین کے خلاف حسب قانون مقدمہ درج کر کے ان کی سرگرمیوں سے فوراً باز و ممنوع کیا جائے اور انہیں کیفر کردار تک پہنچایا جائے اور انٹرپول کے ذریعے ریاض احمد گوہر شاہی کو گرفتار کر کے سزائے موت دی جائے۔

اجلاس میں چوہدری فضل حسین، قاری احسان اللہ، مولانا زبیر شاہ ہمدانی، قاری مشتاق احمد رحیمی، حافظ عبداللطیف، قاری بلال، چوہدری معصوم انصاری، منیر احمد مجاہد، حاجی شوکت علی ملک، مولانا عبدالرزاق، قاری علم الدین، قاری محمد اکرم، محمد ریاض، حفیظ الرحمٰن، قاری حبیب اللہ قادری، اللہ دتہ مجاہد، یونس بھٹی کے علاوہ کثیر تعداد میں کارکنوں نے شرکت کی اور جمعۃ المبارک کے خطبوں میں قصور شہر کی تمام مکاتب فکر کے علماً قانون تحفظ ناموس رسالت کے سلسلہ میں بیان کریں گے۔

☆☆ ... ☆☆

جنرل مشرف!فوجی وردی دشمن کو کچلنے کے لئے ہے قوم کو کچلنے کے لیے نہیں

قادیانیوں اور عیسائیوں کو رعایت دینے والی حکومت اقتدار پر نہیں رہ سکتی

جہاد کے ذریعہ ہی ہم قادیانیت اور عیسائیت کا راستہ روک سکتے ہیں

پاکستان امریکہ کی کالونی نہیں کہ وہ ہمیں دینی معاملات کا راستہ دکھائے

ختم نبوت کانفرنس سے مولانا فضل الرحمٰن، مولانا مسعود اظہر، مولانا محمد یوسف لدھیانوی اور دیگر علمأ کرام کا خطاب

ملتان (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تحت ختم نبوت کانفرنس میں ہزاروں جاں نثاران ختم نبوت کے عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے جمعیت علمأ اسلام کے قائد مولانا فضل الرحمٰن نے جنرل مشرف کو متنبہ کیا کہ وہ امریکہ کی خوشنودی کے بجائے پاکستان کے مسلمانوں کے جذبات کا احترام کریں کیونکہ عقیدۂ ختم نبوت، توہین رسالت کے قانون اور اسلامی دفعات کے سلسلہ میں وہ کسی قسم کی سودے بازی کے لیے تیار نہیں اور آئین پاکستان کے تحت ان دفعات کے تحفظ کا مطالبہ انتہاپسندی نہیں بلکہ آئینی حق ہے۔ آج ہم امن اور شرافت کی زبان سے اپنا یہ آئینی حق مانگ رہے ہیں کل اگر علمأ کرام نے جہاد کا راستہ اختیار کر لیا تو وہ فوج اور ملک کے لیے اچھا نہیں ہوگا، اس لیے ہمیں لڑائی پر مجبور نہ کیا جائے۔ قوم نے یہ وردی دشمنوں کو فتح کرنے کے لیے دی ہے پاکستانی عوام کو فتح کرنے کے لیے نہیں۔ پاکستان امریکہ کی کالونی نہیں کہ وہ ہمیں جہاد کا فلسفہ سمجھائے۔ آج وہ ہمیں فلسفہ جہاد کی تشریح سکھا رہا ہے کل ہمیں نماز روزے کے احکامات سکھائے گا۔ ہم مذہب کے معاملہ میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی کے پابند نہیں۔ پاکستان کو قادیانیوں اور یہودیوں کے حوالے کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ وزارت خزانہ اور احتساب بیورو اور دیگر کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو برطرف نہ کیا گیا تو حکومت کو اس کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ جیش محمدؐ کے سربراہ مولانا مسعود اظہر نے کہا کہ آج اسلام کو مٹانے کے لیے قادیانی، عیسائی، یہودی اور دیگر لادین قوتیں جمع ہو چکی ہیں اور جہاد کو دہشت گردی قرار دے کر مسلمانوں کو ختم کرنے کے ہتھکنڈے اختیار کر رہی ہیں، اس لیے مسلمانوں کے پاس ایک ہی راستہ ہے کہ وہ جہاد کے ذریعہ اسلام کی سربلندی کے عمل کا آغاز کریں۔ مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جو حکومت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کی حفاظت نہیں کر سکتی اور پاکستان کو دینی مملکت کے بجائے سیکولر حکومت بنانا چاہتی ہے اس کو حکومت میں رہنے کا کوئی حق نہیں۔ مولانا سید عبدالمجید ندیم شاہ نے کہا کہ ایسا لگتا ہے کہ موجودہ حکومت نے گزشتہ حکومت سے سبق حاصل نہیں کیا۔ شہباز شریف کی علمأ کرام کو آخری وارننگ خود اس کے لیے وارننگ بن گئی اور اس کو بوریا بستر گول کرنا پڑا۔ کانفرنس سے مولانا اللہ وسایا، مولانا ضیاالدین آزاد اور مولانا محمد اکرم طوفانی نے بھی خطاب کیا۔ کانفرنس کی صدارت شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحب نے فرمائی۔

معروف قادیانی کا ”یوم ختم نبوت“ کے دن قبول اسلام

قادیانیت باطل مذہب ہے اور اسلام کے لئے فرقہ واریت سے بھی زیادہ خطرناک ہے

قادیانیت پر مبنی لٹریچر پر پابندی لگائی جانی چاہئے (قادیانی نو مسلم کا اعتراف)

کراچی (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر جمعہ کو کراچی کی سینکڑوں مساجد میں منائے گئے ”یوم ختم نبوت“ کے دوران جامع مسجد بلال ذرگ روڈ میں ایک معروف قادیانی مبشر احمد عادل ولد چوہدری نصیر احمد نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا نذیر احمد تونسوی کے ہاتھ پر نماز جمعہ کے لئے آئے ہوئے ہزاروں افراد کی موجودگی میں اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا۔ موصوف قادیانیوں میں ایک اہم شخصیت شمار ہوتے تھے۔ انہوں نے اس بات کا برملا اعلان کیا کہ قادیانیت ایک باطل مذہب ہے اور اسلام کے لئے فرقہ واریت سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ انہوں نے تمام قادیانیوں کو اسلام کی دعوت دیتے ہوئے اسلام کو سچا مذہب قرار دیا اور قادیانیت کو اسلام کے متوازی ایک الگ مذہب قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی مذہب کا بانی مرزا غلام احمد قادیانی نبی تو کجا ایک شریف انسان کہلانے کا مستحق بھی نہیں تھا۔ قادیانی مذہب کا لٹریچر عریانی اور فحاشی کا لافانی شاہکار ہے۔ بانی قادیانی مذہب مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریر کردہ کتابیں اللہ اور اللہ کے رسول کے بارے میں توہین آمیز کلمات سے بھری ہوئی ہیں، لیکن نہ معلوم کیا وجہ ہے کہ حکومت ان کتابوں پر پابندی عائد نہیں کرتی؟! انہوں نے کہا کہ فرقہ واریت پر مبنی کتابوں کی طرح مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریر کردہ اشتعال انگیز کتابوں پر بھی پابندی عائد ہونی چاہئے اور قادیانی مذہب کی تشہیر پر پابندی پر بھی سختی سے عملدرآمد ہونا چاہئے۔

دنیا بھر کے مناظرین و مبلغین اور فتنہ قادیانیت کے خلاف کام کرنے والوں کے لئے خوشخبری

قادیانی شبہات کے جوابات

مسئلہ ختم نبوت 'رفع ونزول سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور کذب مرزا پر امت محمدیہ ﷺ کے علماء واہل قلم نے گرانقدر کتب تحریر فرمائیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین کے حکم کی تعمیل میں ان رشحات قلم اور بکھرے ہوئے موتیوں کی آب دار مالا تیار کر دی گئی ہے۔ اس نئی ترتیب میں جدید وقدیم قادیانی اعتراضات کے جامع ومانع مسکت 'دندان شکن جوابات جمع کر دیئے گئے ہیں۔

خصوصیات

الف ۔۔۔ عقیدۂ ختم نبوت پر قرآن وسنت اور اجماع امت کے دلائل ہیں۔

ب ۔۔۔ مسیلمہ کذاب سے قادیانی کذاب تک تمام بے دین وبد دین افراد و جماعتوں کے جملہ اعتراضات کے جوابات میں مناظرین اسلام نے جو کچھ ارشاد فرمایا سب کو جمع کر دیا گیا ہے۔

ج ۔۔۔ مناظر اسلام حجۃ اللہ علی الارض حضرت مولانا لال حسین اخترؒ فاتح قادیان استاذ المناظرین مولانا محمد حیاتؒ کی عمر بھر کی ریاضت و فتنہ قادیانیت سے متعلق ان کی علمی محنت کو انہی کی نوٹ بکوں کی مدد سے مرتب کیا گیا ہے۔

د ۔۔۔۔ پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ 'مولانا سید محمد علی مونگیریؒ 'مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ 'مولانا محمد چراغؒ 'مولانا محمد سلیم دیوبندیؒ 'مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ 'مولانا ابراہیم سیالکوٹیؒ 'مولانا عبداللہ معمارؒ نے قادیانی شبہات کے جوابات میں جو کچھ فرمایا وہ سب اس کتاب میں سمو دیا گیا ہے۔

ھ ۔۔۔۔ مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ سے دوران تعلیم مولانا بشیر احمد فاضل پوری اور مولانا اللہ وسایا نے جو کچھ تحریری طور پر محفوظ کیا 'اسی طرح مناظر اسلام فاتح قادیان مولانا محمد حیاتؒ سے حکیم العصر مولانا محمد یوسف لدھیانوی 'مولانا عبدالرحیم اشعر 'مولانا خدا بخش 'مولانا جمال اللہ الحسینی ' 'مولانا منظور احمد الحسینی 'مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی اور دیگر حضرات نے جو کچھ پڑھا 'مطبوعہ یا مخطوط جو بھی میسر آیا موقعہ بموقعہ اس کتاب میں شامل کیا گیا ہے۔

الحمد للہ! اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے یہ ایک ایسی دستاویز تیار ہو گئی ہے جسے قادیانی شبہات کے جوابات کا انسائیکلوپیڈیا قرار دیا جا سکتا ہے۔ پہلا حصہ جو ختم نبوت کے مباحث پر مشتمل ہے شائع ہو گیا ہے۔ قیمت ۶۰ روپے بذریعہ ڈاک ۸۰ روپے وی پی نہ ہو گی۔

نوٹ: پہلے اس کا نام "ختم نبوت پاکٹ بک" تجویز ہوا تھا مگر اب "قادیانی شبہات کے جوابات" نام رکھا گیا ہے۔

ملنے کا پتہ: ناظم دفتر مرکزیہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان 'فون: 514122